بفیضِ حضور مفتیِ اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری برکاتی نوری قدس سرہ

تابشِ حزبِ الٰہی

بر

کفریاتِ حمایتِ دیوبندیہ پھلواری

بقلم فیض رقم

حضرت علامہ مولانا مفتی شاہ محمد کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی

متعنا اللہ تعالیٰ والمسلمین بطولِ بقائہ

باھتمام

نوری دار الافتاء

دار العلوم نوری (نوری نگر) ۳۱۹، گڑھوا بلرام پور، یوپی پن ۲۷۱۲۰۱

شائع کردہ

دار القضاء والإفتاء لأهل السنّة والجماعة

مینا بازار، خیراتی روڈ، کنڈہ پرتاب گڑھ، یوپی (الہند) پن ۲۳۰۲۰۴

بفیضِ حضور مفتیٔ اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری برکاتی نوری قُدِّسَ سِرُّہٗ

تابشِ حزبِ الٰہی

بر

کفریتِ حمایتِ دیوبندیۂ پھلواری

بقلمِ فیض رقم

فقیہِ عصر حضرت علامہ مفتی شاہ **محمد کوثر حسن** صاحب قبلہ قادری رضوی

مَتَّعَنَا اللّٰہُ تَعَالیٰ وَ الْمُسْلِمِیْنَ بِطُوْلِ حَیَاتِہٖ

شائع کردہ

دار القضاء و الافتاء لاھل السنة و الجماعة

مینا بازار خیراتی روڈ، کنڈہ پرتاپ گڑھ یوپی۔

الہند پن ۲۳۰۲۰۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب: تابشِ حزبِ الٰہی بر کفریتِ حمایتِ دیوبندیہ پھلواری

تصنیفِ لطیف: فقیہِ عصر حضرت علامہ شاہ محمد کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی

مُدَّ ظِلُّہُ النُّوْرَانِی

صفحات: ۳۹

تعداد اشاعت: ۱۱۰۰

شائع کردہ

دار القضاء و الافتاء لاھل السنة و الجماعة

مینا بازار خیراتی روڈ، کنڈہ پرتاپ گڑھ یوپی۔

الہند پن ۲۳۰۲۰۴

Mob.:8173896786

باہتمام:

نوری دار الافتاء

دارالعلوم نوری (نوری نگر) ۳۱۹ گدرہوا

بلرامپور یوپی۔ پن ۲۷۱۲۰۱

E-mail:

reza.kashif786@gmail.com

Mob.:9838599786

طبع بارِ اول

سنِ اشاعت: شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ مارچ ۲۰۲۳ء

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العلمین و الصلوٰۃ و السلام علی حبیبہٖ محمد سیِّد المرسلین وعلیٰ آلہٖ الطَّیِّبین واصحابہ المطهَّرین ومن اتبعهم اجمعین الی یوم الدین.

دربارۂ تکفیر راہِ توسط و روشِ اعتدال و ترکِ تفریط وافراط

وہ کیا ہے؟......

● جو شخص کفرِ متبیَّن کا مرتکب ہو مثلاً ایسی بولی بولے جس کا **ظاہر معنی** معاذ اللّٰہ کفر ہو ، یا کفرِ لزومی کا مرتکب ہو مثلاً اُس کی بولی سے کفر لازم آتا ہو تو **فقہائے** کرام اس پر اُس شخص کی **تکفیر کرتے** ہیں۔

اور **متکلمینِ** عِظام صرف لزوم وظہور پر تکفیر **نہیں کرتے**۔ مگر فقہاء کی طرف سے کی جانے والی تکفیر کی مخالفت کر کے کفرِ لزومی یا متبیَّن کے مرتکب کو شہہ نہیں دیتے اور اُس کی حمایت نہیں کرتے۔

بلکہ تکفیر از جانبِ فقہاء کا لحاظ کرتے ہیں اسی لحاظ کی بناء پر توبہ وتجدیدِ ایمان وتجدیدِ نکاح وغیرہ کا حکم دینے میں فقہائے کرام کے حامی وہمنوا ہوتے ہیں۔

ــــ الموت الاحمر [ص۳۵] میں نقل فرمایا

ـــــ" ما فیہ خلاف یؤمر بالتوبۃ و تجدید النکاح در مختار [علی ھامش رد المحتار باب المرتد ۳/۳۲۸] عالمگیری	جس قول یا فعل کے کفر ہونے میں [متکلمین کا فقہاء سے] اختلاف ہو تو [بھی] توبہ وتجدیدِ نکاح کا ⟵

نیز متکلمین ایسے شخص پر **گمراہ** ہونے کا حکم ضرور جاری فرماتے اور مسلمانوں کو ایسے شخص سے **نفرت و دوری** اپنانے کا حکم ضرور دیتے ہیں جو تمام گمراہوں کے بارے میں **حدیثِ پاک** اور **سلفِ صالحین** سے ثابت ہے۔

تو کفرِ لزومی یا متبیَّن کے مرتکب کی حضراتِ متکلمین کی طرف سے حمایت ہرگز نہیں۔

یہ ہے دربارۂ تکفیر راہِ توسط وروشِ اعتدال اور ترکِ تفریط وافراط۔

افراط یہ کہ لزوم وظہور پر قائل کو کافر مانا جائے ، اور تفریط یہ کہ اُسے گمراہ بھی نہ مانا نہ کہا جائے اور مسلمانوں کو اُس سے نفرت ودوری کا حکم بھی نہ دیا جائے۔

انتباہ:- فقہائے کرام اس افراط سے بری ہیں اُن کے تکفیر فرمانے کا منشأ ہلاکتِ کفر میں پڑنے سے بچانا ہے۔ اور تکفیر سے ان کی مراد ہے : تو نے وہ بات کہی جو کفر ہے ، یا کافروں جیسی بات کہی ، وغیرہ۔ ملاحظہ ہو الموت الاحمر ص۲۹ میں مقدمہ۴۔ دوامغ الحمیر ص۳۹۔ مِنَحُ الرَوض ص۱۸۹۔ بحر رائق و منحة الخالق ص۶۱۲ ، ۶۱۳۔

حکم دیں گے۔ | ”— بحر نهر وغیرها. [۲/۲۸۳] ←

اسی لیے کوکبۂ شھابیه میں دہلوی اوراس کے متبعین کی تکفیر سے باتباعِ متکلمین کفِّ لسان فرمایا ، مگر حکمِ توبہ کو اجماعی فرمایا یعنی فقہاء و متکلمین سب کا اجماعی کہ

—”**باجماعِ ائمہ** ان سب پر اپنے تمام کفریاتِ ملعونہ سے بالتصریح **توبہ و رجوع** اور از سرِ نو کلمۂ اسلام پڑھنا فرض وواجب۔ اگرچہ ہمارے نزدیک مقامِ احتیاط میں اِکفار سے کفِّ لسان ماخوذ ومختار ومرضی ومناسب “—

[کوکبۂ شھابیه ص۶۲ ـ فتاوی رضویه مترجم ۳۰/۳۵۳]

---

۵ شفاء شریف میں ہے

فمن قال بالمآل [ای باَخْذهم بالمرجع ـ | جس نے مآلِ مقال و لازمِ سخن کی طرف نظر ←

← شرح علامہ علی قاری] کفّرہ ، و من لم یر اَخْذھم بمآلِ قولھم ولا الزمھم مُوجَبَ مذھبھم لم یر اکفارھم.

فعلی ھذین الماخذین اختلف الناس [من علماء الملۃ و اھل السنۃ ۔ نسیم] فی اکفار اھل التاویل.

و الصواب [عند المحققین من الفقھاء و اھل الکلام ۔ نسیم] ترک اکفارھم.

لکنھم یغلّظ علیھم بوجیع الاَدَب وشدید الزَجْر والھَجْر حتی یرجِعوا عن بدعتھم.

وھذہٖ کانت سیرۃ الصَدْرالاول [من صلحاء الامۃ ۔ شرح علامہ علی قاری ۔ من الصحابۃ و التابعین و من قَرُبَ منھم] فیھم.

لا نھم فساق ضلال عصاۃ اصحاب کبائر عند المحققین واھل السنۃ ممن لم یقل بکفرھم. مختصراً [شفاء شریف ۲/۲۹۴ ، ۲۹۵ ۔ نسیم الریاض ۴/۵۲۸ تا ۵۳۱]

کی تو کافر کہا ، اور جس نے دیکھا کہ لازمِ مذہب مذہب نہیں تو کافر نہیں کہا

انہی دو نظر سے علمائے اہلسنّت **مبتدعینِ اہلِ تاویل** کی تکفیر میں مختلف ہوگئے۔

اورصواب محققین فقہاء اور متکلمین کے نزدیک ترکِ تکفیر ہے۔

لیکن ایسے بدعتی بدمذہبوں پر قیدوسزا کی کافی سختی برتی جائے اورنہایت زجروتوبیخ کی جائے اور ان کا **مقاطعہ** کیا جائے تاکہ یہ اپنی بدمذہبی سے بازآئیں۔

سلفِ صالحین حضراتِ **صحابہ تابعین** اور اُن کے **متبعین** کی ان **گمراہوں** بدمذہبوں کے بارے میں **یہی روش رہی۔**

کیونکہ **محققین** اہلسنّت جوانہیں کافر نہیں کہتے ان کے **نزدیک** یہ بدعتی لوگ فاسق ہیں **گمراہ** ہیں **مجرم** ہیں کبیرہ گناہ والے ہیں۔

اور فَتَاوَی الْحَرَمَیْنِ بِرَجْفِ نَدْوَۃِ الْمَیْنِ [وفتاوائے امام] میں ہے ←

← ـــ" علماء کتبِ عقائد مثل شرح مقاصد وغیرہ میں فرماتے ہیں

حکم المبتدع البغض بد مذہب کے لیے حکمِ شرعی یہ ہے کہ اس سے بغض و والعـــداوۃ والاعراض عنہ و عداوت رکھیں روگردانی کریں اس کی تذلیل وتحقیر بجالائیں الاھانۃ والطَعن واللعن. اُس سے لعن وطعن کے ساتھ پیش آئیں۔

[فتاوی الحرمین ص۵۱ ، ۵۲ ـ فتاوی رضویہ ۲۶۸/۵ ، مترجم ۳۹۷/۱۱]

صحیح مسلم شریف میں حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ان سے الگ رہو انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں﴾ ابو داؤد کی حدیث میں عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ مرجائیں تو جنازے پر حاضر نہ ہو﴾ ابنِ ماجہ نے بروایتِ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قدر اور بڑھایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿جب انہیں ملو تو سلام نہ کرو﴾ عقیلی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ان کے پاس نہ بیٹھو ساتھ پانی نہ پیو ساتھ کھانا نہ کھاؤ شادی بیاہ نہ کرو﴾ ابـــنِ حبـــان نے انہی کی روایت سے زائد کیا ﴿ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو **ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو**﴾ "ـــ

[فتاوی الحرمین ص۵۸ ، ٦٠]

ـــ" ابن عساکر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں : جب کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے بررو اس سے ترش روئی کرو اس لیے کہ **اللہ** تعالیٰ ہر **بدمذہب** کو **دشمن رکھتا** ہے ان میں کوئی پل صراط پر گذر نہ پائے گا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹیری اور مکھیاں گرتی ہیں۔ "ـــ [فتاوی الحرمین ص٦٠] ←

← غنیة الطالبین شریف میں ہے ”—

”بدمذہبوں کے پاس جاکر اُن کی گنتی نہ بڑھائے ان کے پاس نہ پھٹکے ان پر سلام نہ کرے کہ ہمارے امام احمد بن حنبل نے فرمایا: بدمذہب کوسلام کرنا اُسے دوست بنانا ہے کہ نبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ﴿ آپس میں سلام کا رواج دو باہم دوست ہوجاؤ گے ﴾ بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھے اُن کے نزدیک نہ جائے عیدوں اور خوشی کے وقتوں میں اُنہیں مبارکباد نہ دے مرجائیں تو اُن پر نماز نہ پڑھے اُن کا ذکر آئے تو اُن کے لیے دعائے رحمت نہ کرے بلکہ اُن سے **جدا رہے** اور **اللہ کے واسطے اُن سے دشمنی رکھے** اس اعتقاد کے ساتھ کہ اُن کا مذہب باطل ہے اور اس **جدائی** اور **عداوت** میں **ثوابِ عظیم** و اجرِ کثیر کی **امید** رکھے۔

فضیل بن عیاض نے فرمایا: جو کسی **بدمذہب** سے **محبت** رکھے اس کے **عمل حبط** ہو جائیں اور **ایمان** کا **نور** اس کے **دل سے نکل** جائے۔ اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو جانے کہ وہ بدمذہب سے بغض رکھتا ہے تو مجھے امید ہے کہ مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ اس کے گناہ بخش دے اگرچہ اس کے عمل تھوڑے ہوں۔ جب کسی بدمذہب کو راہ میں آتا دیکھو تو تم دوسری راہ ہولو۔ “

شرعة الاسلام میں ہے

” **سلفِ صالح** کا **طریقہ بدمذہبوں سے کنارہ کشی** ہے۔ اس لیے کہ نبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ **گمراہوں** بدمذہبوں کے **پاس نہ بیٹھو** کہ اُن کی بلا کھجلی کی طرح اڑکر لگتی ہے۔ ﴾

نبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قدریہ کو ابتداء بہ سلام اور اُن کی بیمار پرسی اور جنازے ←

اہلِ خانقاہِ پھلواری کی انوکھی راہِ توسط و روشِ اعتدال اور ترکِ تفریط و افراط

امامِ اہلسنّت اور حرمین شریفین و ہندوسندھ کے علمائے اہلسنّت نے دیوبندیہ کی جو تکفیر کی اور وہ بھی تکفیرِ قطعی اجماعی کلامی یعنی کفرِ لزومی یا متبین پر نہیں بلکہ کفرِ متعین پر دیوبندیہ کی تکفیر کی

اہلِ خانقاہِ پھلواری اس تکفیر کی مخالفت ٹھانتے[ع] اور شدت سے[ب] مخالفت کرتے ہیں

یہ جیسے فقہاء کا مسلک نہیں متکلمین کا بھی مسلک نہیں

تو یہ نہ راہِ توسط ہے نہ روشِ اعتدال نہ ترکِ تفریط و افراط ، بلکہ سلفِ صالحین تمام اہلسنّت بلکہ جمیع امت سے جدا روشِ تفریط اور دیوبندیہ کی **حمایت** ہے۔

← پر جانا اور بدمذہبوں کی بات سننا منع فرمایا۔

جہاں تک سخت بات سے ہو سکے اُنہیں جھڑکے اور جس قدر ذلیل کر سکے اُنہیں ذلیل کرے کہ حدیث میں ہے ﴿جو کسی بدمذہب کو جھڑکے اللہ تعالیٰ اُس کا دل امن و ایمان سے بھردے اور جو کسی بدمذہب کی تذلیل کرے اُسے روزِ قیامت اُس بڑی گھبراہٹ سے امان بخشے۔﴾ "

[فتاوی الحرمین ص۶۴ ، ۶۶]

یہ ہے سنی مسلمانوں کو **گمراہوں سے** سلوک و **برتاؤ** کے بارے میں **حدیثِ پاک** اور **سلفِ صالحین کا حکم** جس کے صحیح و صواب ہونے کی **گواہی علمائے حرمین شریفین** نے دی۔

ع ب چنانچہ اہلِ خانقاہِ پھلواری کی مطبوعہ کتاب "حیاتِ محی الملۃ والدین امیرِ ثانی امارتِ شرعیہ بہار" میں ہے ←

حضرت عقائدِ اسلام میں جمہور اہل سنت کے مسلک پر سنی ماتریدی تھے اور مسائلِ فقہیہ میں پکے حنفی مگر فضائلِ اعمال میں آپ بہت حد تک محدثین کے پیرو تھے۔

عقاید اہلسنّت والجماعت میں آپ متشدد تھے نہ صرف یہ کہ تشیع اور رفض کے خلاف برابر تبلیغ فرماتے رہے بلکہ اپنے تعلق رکھنے والوں میں تفضیلیت کا ادنیٰ شائبہ بھی نہ آنے دیا۔ طبیعت میں اعتدال پسندی اور توسط ہمیشہ سے رہا۔ اس لیے اہلسنّت کے اندرونی اختلافات میں اپنے اسلاف کی طرح آپ برابر اعتدال پسند رہے۔ افراط و تفریط کو کبھی راہ نہ دی۔ چنانچہ دیوبندیوں اور بریلویوں کے عقائد میں آپ نے توسط اور درمیانی راہ اختیار کی۔ ان دونوں جماعتوں کی افراط وتفریط کو آپ نے کبھی پسندیدہ نظر سے نہ دیکھا۔ بیشتر بریلوی حضرات نے آپ سے علمائے دیوبند کی تکفیر سے متعلق سوالات کیے۔ آپ نے ان کو نہایت مدلل جوابات دیے اور بتایا کہ میں ان حالات میں کسی طرح ان کی تکفیر کا قول نہیں کرسکتا۔ آپ نے بریلویوں کے مسئلۂ تکفیر کی شدت سے مخالفت کی۔ ایک بار تاج الدین صاحب بریلوی نے حضرت کے پاس میمن اسماعیل حاجی صدیق کا ایک مطبوعہ استفتاء بھیجا جس میں علمائے دیوبند کی کتابوں کے کچھ اقتباس پیش کر کے ان کی تکفیر کا فتویٰ طلب کیا گیا تھا۔ حضرت نے اس کے جواب میں صاف لکھا

" جو استفتاء میمن اسماعیل حاجی صدیق قادری برکاتی نوری کا جناب نے ارسال فرمایا ہے اس کے متعلق گذارش ہے کہ ان اختلافات میں جو دیوبندیوں سے ہیں میں دیوبندیوں کو خاطی سمجھتا ہوں کافر نہیں کہتا "

جب سائل نے دوبارہ حضرت کو خط لکھا اور ان کے عدمِ تکفیر کی وجہ پوچھی تو آپ

● گنگوہی فتویٰ جس میں گنگوہی صاحب نے ’’ اللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانا ‘‘ علمائے اہلسنّت نے اس پر گنگوہی صاحب کی تکفیر کی۔ تحفۂ حنفیہ میں دارالافتاء منظرِ اسلام بریلی کے فتویٰ میں ہے

← نے لکھا :۔

___’’ میمن اسماعیل حاجی صدیق نوری کے استفتاء کے متعلق جو میں نے تحریر کیا ہے یہی میرا مسلک ہے۔ جن پیران کی غلامی و جاروب کشی اس فقیر کو حاصل ہے ان کا بھی یہی مسلک تھا۔ کہ جس شخص میں ننا وے وجوہ کفر پائے جاویں اور ایک وجہ ایمان کی ہو تو اس کو مسلم ہی سمجھنا چاہیے۔ جماعتِ دیوبندیہ تاویلات پیش کر رہی ہے اور اپنی برأت کفر سے کر رہی ہے جس سے جناب کو مجھ سے زیادہ اطلاع ہوگی۔ تمامی علمائے اسلام عرب و عجم دیوبندیوں کی تکفیر میں متفق نہیں ہیں۔ اس فقیر کے علم میں بہتیرے علماء گذرے اور موجود ہیں جو مسائل میں دیوبندیوں کے خلاف ہیں لیکن تکفیر نہیں کرتے۔ یہ فقیر بھی انہی لوگوں کا ہم نوا اس معاملہ میں ہے ‘‘۔

مگر اس کے ساتھ فاضل بریلی مولانا احمد رضا خان صاحب کی علمی تحقیقات کے قائل تھے اور ان کی صلاحیتوں کی قدر کرتے تھے۔ اسی طرح علمائے دیوبند کی خدمتِ حدیث اور اشاعتِ علومِ دینیہ کا اعتراف کرتے تھے۔ مگر بعض مسائل میں جادۂ اعتدال سے ہٹ جانے کی وجہ سے ان سے اختلاف رکھتے تھے۔

ان تمام باتوں کے باوجود دیوبندی اور بریلوی دونوں جماعتوں سے آپ کا تعلق رہا اور ان میں سے اکثر نے آپ کو مقتدا اور رہنما تسلیم کیا اور کتنوں نے باطنی استفادہ بھی کیا۔

[حیات محی الملۃ ص ۱۷۱ ، ۱۷۲]

ـــــ " مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی وہابیۂ گنگوہ و دیوبند کے معلّمِ ثانی ان کی تکفیر میں جناب مولانا نذیر احمد خان صاحب رامپوری مرحوم مدرس مدرسۂ احمد آباد گجرات نے فتوی تحریر فرمایا جو بمبئی میں رسالۂ تنبیہ الغفول کے آخر میں اور صیانۃ الناس ردمولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مذکور مصنفۂ مولوی نذیر احمد خان صاحب مذکور میں طبع ہوا اور گنگوہ و دیوبند بھیجا گیا جس کا مولوی رشید احمد صاحب جواب نہ دے سکے نہ توبہ نصیب ہوئی کہ خدا کو صریح جھوٹا کہنے سے باز آتے "ـــ [تحفۂ حنفیہ جلد۱۱ پرچہ۳ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ ص۳۵ ، ۳۶]

اور تمہیدِ ایمان میں فرمایا

ـــ " یہ تکذیبِ خدا کا ناپاک فتویٰ ربیع الآخر ۱۳۰۸ھ میں رسالہ صیانۃ الناس کے ساتھ مطبع حدیقۃ العلوم میرٹھ میں مع رد کے شائع ہو چکا پھر ۱۳۱۸ھ میں مطبع گلزار حسنی بمبئی میں اُس کا اور مفصل رد چھپا "ـــ [تمہیدِ ایمان ص۳۸ ، ۳۹]

اُس وقت تک امام اہلسنّت قُدِّسَ سِرُّہٗ نے گنگوہی صاحب کی تکفیر نہ کی تھی

ـــ " جب وہ اصلی فتویٰ گنگوہی صاحب کا مہری دستخطی خود اپنی آنکھ سے دیکھا اور بار بار چھپنے پر بھی گنگوہی صاحب نے سکوت کیا تو اُس کے صدق پر اعتبار کافی ہوا "ـــ

[حاشیہ تمہیدِ ایمان مطبع اہلسنّت وجماعت بریلی ص۴۵]

اب اُس پر گنگوہی صاحب کی تکفیر کی۔ مگر اس سے قبل اور علمائے اہلسنّت نے اسی فتوائے کذب پر گنگوہی صاحب کی جو تکفیر کی تھی اُس کی مخالفت امام اہلسنّت نے ہرگز نہیں کی۔

ــــ جنہیں امام اہلسنّت نے فرمایا ـــ " میرے معظّم دوست حامیِ سنت ماحیِ بدعت مولٰینا مولوی نذیر احمد خاں صاحب مرحوم مغفور "ـــ [فتاوی رضویہ ۱۲۶/۱۲ ، مترجم ۵۸۹/۲۹]

● ـــــ" جناب مولانا غلام دستگیر صاحب قصوری نے [براہینِ قاطعہ پر] انہی دونوں مولوی صاحبانِ دیوبند و گنگوہ مولوی رشید و خلیل کی تفسیق و تضلیل و تکفیر میں کتاب مستطاب تقدیس الوکیل عن توھین الرشید و الخلیل تحریر فرمائی ، جس کا ایک کالم عربی میں دوسرے میں اُس کا ترجمۂ اردو ہے ، اس پر علمائے حرمین طیبین کے تقریظات ان دونوں کی تکفیر و تضلیل میں ہیں "ـــــ رحمة و رضوان اللّٰہ تعالیٰ علیھم اجمعین.

[تحفۂ حنفیہ جلد ۱۱ پرچہ ۳ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ ص ۳۶]

حضرت مصنف نے فرمایا ـــــ" ربیع الاول ۱۳۰۸ھ میں یہ کتاب مکمل ہوگئی "ـــــ

[تقدیس الوکیل عن توھین الرشید و الخلیل نشر طلبۂ اشرفیہ مبارکپور ص ۵۹]

امام اہلسنّت قُدِّسَ سِرُّہٗ نے اس کے بعد ۱۳۲۰ھ میں ان دیوبندیہ کی تکفیر کی مگر اس سے قبل کتاب "تقدیس الوکیل" میں مذکور و مطبوع تکفیرِ دیوبندیہ کی **مخالفت ہرگز نہیں کی۔**

یہ ہے روشِ توسط و اعتدال ، یہ ہے **افراط و تفریط سے اجتناب** ، یہ ہے تارکینِ افراط و تفریط حضراتِ **متکلمین** کا **مسلکِ محتاط۔**

بالفرض بالفرض عباراتِ دیوبندیہ کے کفرِ دیوبندیہ میں متعین ہونے میں ان کے کسی ذی علم کو شبہہ حائل اور روشِ توسط و اعتدال پر مشی کے خیال کی طرف طبع اگر مائل ہوئی ہوتی تو بھی راہِ توسط و اعتدال یہ ہوتی۔

وہ نہیں کہ توسط و اعتدال کا نام لیں افراط و تفریط سے دور رہنے کا اظہار کریں

ـــ جیسے تھانوی صاحب کو الموت الاحمر میں فرمایا

ـــ" اخیر گذارش یہ ہے کہ ایک طالبِ تحقیق کو ہار جیت یا الزام سے کیا کام آپ ⟵

اور مجرموں کی یہ رعایت کہ اُن کے خادمِ حدیث اور مُروّجِ علومِ دینیہ ہونے کا اعتراف کریں [جیسا کہ ''حیات محی الملۃ'' سے حاشیہ [ص۱۰] میں گذرا] نیز مجرموں کا

--- بحیثیتِ باطنی اپنی عاقبت کی فکر کریں۔ صراطِ مستقیم کی اس عبارت میں انصاف سے آپ کو کیا معلوم ہوتا ہے؟ اُس میں حضورِاقدس صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و سلم کی توہین ہے یا نہیں؟ اگر ہے اور متعین ہے تو آپ اُسے کافرِ قطعی کہیے یا متبین ہے تو بحکمِ فقہائے کرام کافر کہیے۔ اور اصلاً توہین نہیں تو جوالفاظِ ملعونہ اس نے حضورِاقدس سیدِ عالَم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و سلم کی شانِ ارفع واعلیٰ میں بکے اُن سے ہزاروں درجے ہلکے امتحان کے لیے کوکبۂ شہابیہ شریف ص۳۲ میں ارشاد ہوئے ہیں وہ تمام الفاظ بے پھیر پھار صاف صاف اسماعیل دہلوی و قاسم نانوتوی و رشید احمد گنگوہی کی نسبت آپ خود چھاپیے اور اِن سب اور اشرف علی تھانوی کُل کی نسبت مرتضیٰ حسن وغیرہ معتقدین سے نام بنام چھپوا دیجیے جس میں کسی طرح اُن کے لکھنے سے انکار یا اعتذار کی بو نہ پیدا ہو جس طرح صراطِ مستقیم میں محبوبِ رب العلمین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و سلم کی شان میں نہایت کشادہ پیشانی سے لکھے۔ آپ تحقیق طلب ہیں تو کلیجے پر ہاتھ دھر کر دیکھیے کیا آپ وہ الفاظ ان اشخاص کی نسبت چھاپنا گوارا کریں گے اور ان کی توہین نہ سمجھیں گے؟ ضرور ضرور سمجھیں گے پھر کیا ایمان ہے کہ چند انفار کی نسبت اتنے ہلکے الفاظ توہین ٹھہریں اور ان سے بدرجہا بدتر الفاظ حضورِاقدس صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و سلم کی شانِ ارفع میں توہین نہ قرار پائیں؟ کیا اسی کا نام اسلام ہے؟ کیا یہی غلامیِ سرکار رسید الانام ہے؟ اللہ قادرِ مطلق ہدایت دے تو طالبِ تحقیق کو صرف اتنی ہی بات حق سمجھا دینے کے لیے کافی ہے کہ دہلوی کیسا تھا اور سارے دیوبندی ..... کہ اُس کی وہ کچھ دُشنامیں شانِ رسالت میں سن کر دشنامی کو اپنا امام و پیشوا مان رہے ہیں .... کیسے ہیں۔ ''— [الموت الاحمر ص۴۰]

احترام کریں نمازوں میں اُنہیں اپنا امام بنائیں جو اہلِ خانقاہِ پھلواری کا حال ہے۔

---

۵ ''سوانح شاہ امان'' میں شاہ امان اللہ صاحب کی نسبت لکھا کہ

ایک مکتوب میں اس کی وضاحت فرمائی ہے عبارت حسبِ ذیل ہے ''ہم لوگ نہ تو دیوبندی ہیں نہ بریلوی ہم لوگ ہمیشہ سے دونوں جماعت کے علماء کا احترام کرتے ہیں''

[سوانح شاہ امان ص۳۲۳ ، ۳۲۴]

انہی کی نسبت ایک سوال کے جواب میں جیسا کہ آرہا ہے خانقاہی دارالافتاء پھلواری نے لکھا

دیوبندیوں کی تکفیر کے مسئلے میں ہمارے حضرت کا ہمیشہ ایک خیال رہا ہے اور وہ عدمِ تکفیر ہے حضرت ان کو مسلمان سمجھتے تھے مکہ معظّمہ و مدینہ منورہ میں نجدی امام کے پیچھے نمازیں اداء فرمائیں۔

نیز اشتہار ''تابشِ نورِ حق'' میں ہے جو ۱۴۱۷ھ میں شائع ہوا کہ

__'' مولٰینا **قمر الہدیٰ** صاحب رضوی خطیب مدینہ مسجد ساکن لہریا ضلع سیتامڑھی کا **بیان**

میں شاہ امان اللہ سے مرید تھا، ایک روز خلوت میں دریافت کیا کہ .... مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے مسلک پر عمل کروں یا نہیں ..... تو جواب دیا مولٰینا احمد رضا نے دیوبندیوں پر کفر کا فتویٰ دیا ہے ، میں دیوبندیوں کو مسلمان سمجھتا ہوں ، اوران کے علماء کی اقتداء کرتا ہوں ، آپ میرے مرید ہیں ، آپ کو میری پیروی کرنی لازم وضروری ہے۔ پس میں واپس آکر بیعت توڑ دیا ، دجّال کے پھیرے سے نکل کر خالص اہل سنت و جماعت یعنی امام اعلیٰحضرت کا پیرو ہوا۔ یہ واقعہ ۱۳۸۹ھ میں پیش آیا۔ میرے بعد مولانا سلیمان لہریا شریف اور چند اشخاص سب پھلواری کی بیعت توڑ دیے۔

یہ بیان رسالہ ''خانقاہِ پھلواری اپنے آئینے میں'' مندرج ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف جنوری ۱۹۹۰ء کے ص ۳۴ پر چھپ کر مشتہر ہو چکا۔

←

← مولانا **عبدالجبار** صاحب منظری کا **بیان**

میں عبدالجبار منظری ناظم الجامعۃ الاسلامیہ برکاتیہ عربی کالج نیپال گنج پوری دیانت کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ شاہ امان اللہ صاحب پھلواروی اوران کے عم زادہ شاہ عون صاحب پھلواروی سے میری گفتگو ہوئی تھی تو انہوں نے کہا تھا کہ بریلوی افراط کے شکار ہیں اور دیو بندی تفریط کے۔ اور بزرگانِ خانقاہِ مجیبیہ کا عمل خیر الامور اوسطھا پر رہا ہے۔ اس لیے میں کسی بھی کلمہ گو کی تکفیر نہیں کرتا۔ ہاں علمائے دیو بند کی عبارتیں گندی اور پھوہڑ ہیں۔ میں ان لوگوں کو خاطی کہتا ہوں۔

پھر اس کے بعد شاہ عون صاحب نے مجھے رجسٹر نقل فتاویٰ دکھایا کہ حضور عَلَیْہِ السَّلَام کے نور ہونے پر یہ دلیلیں دی ہیں۔ اور علم غیب کے ثبوت میں میری کتاب نعمت کبریٰ چھپ چکی ہے اور میلاد شریف اور عرس کے جواز میں یہ دلائل دیے ہیں پھر بھی علمائے بریلوی ہم سے کتراتے ہیں میل جول پسند نہیں کرتے بلکہ علمائے دیو بند ہم سے ملتے ہیں ندوۃ العلماء اور جمیعۃ العلماء کا میں رکن ہوں ان کے جلسوں کی کبھی کبھار صدارت بھی کرتا ہوں۔

اتنی ساری تفصیلی گفتگو کے بعد میں نے شاہ امان اللہ کی بیعت توڑ دی اور حضور سید العلماء کی غلامی میں داخل ہوا۔

میں شہادت دیتا ہوں کہ شاہ امان اللہ صاحب اور شاہ عون احمد صاحب پھلواروی علمائے دیو بند کی کفری عبارتوں پر مطلع ہونے کے باوجود اُن کو اور اُن کے متبعین کو مسلمان سمجھتے تھے۔ ان کے متبعین علماء کی اقتداء میں نماز پڑھ لیتے تھے۔ منت اللہ رحمانی مونگیری کو نمازِ عصر کی امامت کے لیے شاہ عون احمد صاحب نے خانقاہ کی مسجد میں بڑھایا تھا اور اُن کی اقتداء میں شاہ امان اللہ اور اُن کے عم شاہ نظام اور عم زادہ شاہ عون اور دیگر خانقاہی علماء وطلباء نے نماز ادا کی۔ الحمد للہ کہ میں نے اُس کی اقتداء اُس وقت بھی نہیں کی تھی۔ ”—— [درسِ اسلاف ص ۵۹ تا ۶۱]

اہلِ خانقاہِ پھلواری دیوبندیہ کی اعتقادی کفری عبارتوں کو جان کر سمجھ بوجھ کر جانچ پرکھ کر دیوبندیہ کے حامی

● اور ایسا نہیں کہ اہلِ خانقاہِ پھلواری نے دیوبندیوں کی اعتقادی عبارتوں تاویلوں کو دیکھا بھالا جانچا پرکھا نہیں ، ان کی مطبوعہ کتاب ''حیاتِ محی الملۃ'' میں ہے

اہلسنّت کے اندرونی اختلافات میں اپنے اسلاف کی طرح آپ برابر اعتدال پسند رہے افراط وتفریط کو کبھی راہ نہ دی چنانچہ دیوبندیوں اور بریلویوں کے عقائد میں آپ نے توسط اور درمیانی راہ اختیار کی ان دونوں جماعتوں کی **افراط وتفریط** کو آپ نے کبھی پسندیدہ نظر سے نہ دیکھا۔ [حیاتِ محی الملۃ ص۱۷۱]

اور مولانا عبدالجبار صاحب منظری کی شہادت میں ہے کہ

ــــ '' شاہ امان اللہ صاحب پھلواروی اور ان کے عم زاد شاہ عون صاحب پھلواروی ..... نے کہا تھا کہ بریلوی **افراط** کے شکار ہیں اور دیوبندی **تفریط** کے۔ اور بزرگانِ خانقاہِ مجیبیہ کا عمل خیر الامور اوسطھا پر رہا ہے۔ اس لیے میں کسی بھی کلمہ گو کی تکفیر نہیں کرتا '' ــــ

مختصراً [ملاحظہ ہو درسِ اسلاف ص۵۸ تا ۶۰]

کیا یہ **افراط** اور **تفریط** کی **گواہی** اہلِ پھلواری نے رجماً بالغیب دی؟..... یا توہم و تخمین سے دی؟...... نہیں ، کیونکہ یہ تو دیانت کے خلاف ہے ، تو دیکھ بھال کر دی تو دیوبندیہ کی اعتقادی عبارتیں تاویلیں دیکھیں جانچیں پرکھیں اپنے حسبِ زعم تفریط پر مشتمل پائیں تب تفریط کی گواہی دی۔ **یونہی** دیوبندیہ پر ان اعتقادی عبارتوں کے سبب امام اہلسنّت کا **المعتمد المستند بناءُ نجاۃ الابد** میں فتوائے تکفیر بھی اہلِ پھلواری نے دیکھا جانچا پرکھا [۲۰] اپنے حسبِ زعم [ھ] افراط پر [۱۳] مشتمل پایا تب یہ گواہی دی۔

نیز ''حیاتِ محی الملۃ'' میں ہے

تمامی علمائے اسلام عرب وعجم دیوبندیوں کی تکفیر میں متفق نہیں [ص۱۷۲]

یہ بھی رجماً بالغیب یا ظن وتخمین سے نہیں ، تو ثابت ہوا کہ علمائے کرام حرمین شریفین کا حُسام الحَرَمَیْن علی مَنْحَرِ الکفرِ والمَیْن میں یونہی الصَوارِم الهندیّة علی شیاطین الدیوبندیة میں علمائے ہندوسندھ کا دیوبندیہ پر فتوائے تکفیر اہلِ پھلواری نے دیکھا جانا۔

نیز تکفیرِ دیوبندیہ نہ کرنے کی وجہ میں یہ بیان کہ

جس شخص میں ننانوے وجوہ کفر پائے جاویں اور ایک وجہ ایمان کی ہو تو اُس کو مسلم ہی سمجھنا چاہیے [حیات محی الملة ص۱۷۲]

یہ بتا رہا ہے کہ دیوبندیوں کی بولیوں کو اہلِ پھلواری نے دیکھا جانچا پرکھا اور اُن کی مزعوم تاویلات کو بھی۔

اس پر مستزاد انہیں صاف صراحۃً دعوائے افتاء وتفقہ واجتہاد ہے ، ''سوانح'' میں ہے

صحیح ہے کہ فاضلِ بریلوی مفتی تھے فقیہ تھے لیکن اولیائے پھلواری کب افتاء واجتہاد وتفقہ کے مقام پر فائز نہیں رہے کہ ان سے دوسروں کی اتباع کا تقاضا کیا جائے

[سوانح شاہ امان اللہ ص۳۲۸]

تو دیوبندیہ کی حمایت اہلِ خانقاہِ پھلواری کی طرف سے انجانے میں نہیں بلکہ **دیکھ بھال** کر اور **جانچ پرکھ کر** ہے۔

●

اہلِ خانقاہِ پھلواری کو اعتقادی عباراتِ دیوبندیہ میں کفر وتوہین کا اقرار اور پھر دیوبندیہ کی حمایت

اور ایسا بھی نہیں کہ اہلِ پھلواری عباراتِ دیوبندیہ میں توہین نہیں دیکھتے ، ''سوانح امان'' میں ''مکاتیب'' کے عنوان کے تحت ایک استفسار یہ ہے

ع۸ ایک جماعت کے لوگ کہتے ہیں کہ فلاں جماعت نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی ہے اور وہ جماعت کافر ہے اور کافر کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر ہے۔ [سوانح شاہ امان ص ۴۱۵]

اس کا جواب یہ دیا کہ

ع۸ رسول کی شان میں گستاخی کفر ہے اگر کسی کی عبارت سے ظاہری طور پر گستاخی کا اثر پایا جائے اور وہ شخص اس عبارت کی تاویل کرتا ہے تو اس میں کفر کا فتویٰ لگانے سے احتیاط کرنا چاہیے۔ [سوانح شاہ امان ص ۴۱۶]

نیز مولانا عبدالجبار منظری کے بیان میں اہلِ پھلواری کا یہ صاف اعتراف موجود ہے کہ

ہاں علمائے دیوبند کی عبارتیں گندی اور پھوہڑ ہیں میں ان لوگوں کو خاطی کہتا ہوں

تو یہ گندی پھوہڑ بولیاں کس بارگاہ میں ہیں؟..... اُس بارگاہ میں جس بارگاہ کی عزت عظمت محبت ایمان ہے ایمان کی جان ہے یعنی اللہ اور اُس کے محبوب جَلَّ وَ عَلَا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کی بارگاہ میں۔

پھر **گندی پھوہڑ** عبارات کے لکھنے اور اُن عبارات کو حق و صحیح جاننے ماننے والوں کو نمازوں میں بالاعلان اپنا **امام بنانا** اُنہیں **خادمِ حدیث خادمِ دینِ متین** ہونے کی **سند دینا** [جیسا کہ حاشیہ ص ۱۰ ، ۱۳ ، ۱۴ میں گذرا] کیا یہ اُنہیں زجر و تنبیہ ہے؟...... ہرگز نہیں ، تو شہہ دینا ہے ، اور **ظاہر** دریدہ دہن گستاخوں کی **حمایت ہی ہے** جسے زبان سے دیوبندیہ کو محض خاطی کہہ دینا اور بعض مسائل میں علمائے دیوبند سے جادۂ اعتدال سے ہٹ جانے کے سبب اپنا اختلاف رکھنا بتانا زائل نہیں کرتا۔

اور **دیوبندیہ** کی **حمایت کفر** ہے ، امام اہلسنّت قُدِّسَ سِرُّہٗ نے فرمایا

___ "غیر مقلدینِ زمانہ بحکمِ فقہاء و تصریحاتِ عامۂ کتبِ فقہیہ مطلقاً کافر تھے ہی جس

کا روشن بیان رسالہ الکوکوبۃ الشھابیۃ و رسالہ سل السیوف و رسالہ النہی الاکید وغیرہا میں ہے اور تجربہ نے ثابت کر دیا کہ وہ ضرور منکرانِ ضروریاتِ دین ہیں اور اُن کے منکروں کے **حامی** وہمراہ تو یقیناً قطعاً اجماعاً اُن کے کفر وارتداد میں شک نہیں۔"__

[فتاویٰ رضویہ ۳/۳۵۵ ، مترجم ۷/۱۵۰]

نیز فرمایا __" اب کبرائے وہابیہ نے کھلے کھلے ضروریاتِ دین کا انکار کیا اور تمام وہابیہ اُس میں اُن کے موافق یا کم از کم اُن کے **حامی** یا اُنہیں مسلمان جاننے والے ہیں ، اور یہ سب صریح کفر ہیں ، تو اب وہابیہ میں کوئی ایسا نہ رہا جس کی بدعت کفر سے گری ہوئی ہو خواہ غیر مقلد ہو یا بظاہر مقلد نسأل اللّٰہ العفو و العافیۃَ. "__

[ایضاً ۳/۱۷۰ ، مترجم ۶/۴۳۹]

لہٰذا بہ تقاضائے وفاء و محبتِ حضور سرورِ عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و سلم اپنے اور مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت کی خاطر ہم نے ۱۴۱۶ھ میں "احکامِ نورانی" میں ، اور ۱۴۱۸ھ میں "لمعاتِ نور" کے "کلماتِ رشد" میں دیوبندیہ کے حامی اہلِ پھلواری پر حکمِ کفر دیا اور شائع کیا۔

● رہا **اہلِ خانقاہِ پھلواری** کا دیوبندیہ کو **خاطی** کہہ دینا اور دیوبندیہ سے **اختلاف** رکھنے کا **اظہار** کرنا تو یہ دیوبندیہ کی **کیا مخالفت ہے**؟.... جبکہ حالت یہ ہے کہ اہلِ پھلواری دیوبندیہ کو نمازوں میں راضی بہ رضا اپنا امام بناتے اس کا اعلان کرتے مریدوں پر اسی کی پیروی لازم و ضروری ٹھہراتے ہیں [جیسا کہ حاشیہ ص ۱۳ ، ۱۴ میں گذرا] اور وہابیہ دیوبندیہ کو برملا لائقِ امامتِ نماز اور مسلمان قابلِ احترام بتا کر اسلامی تنظیم[1] کی رکنیت

---

[1] چنانچہ "حیات محی الملۃ" میں ہے

←

دیتے ہیں اور پیشوائیِ مسلمانان کا منصب دے کر اُن کے شانہ بشانہ کھڑے ہوتے ہیں اور یوں قومِ مسلمین کی باگ ڈور وہابیہ دیوبندیہ کے ہاتھوں میں دے کر سادہ لوح مسلمانوں کو ان گرگ خنّاس کی شکارگاہ میں جھونکتے ہیں۔

۱۳۵۵ھ مطابق ۱۹۳۶ء میں بہار اسمبلی کے انتخابات کے موقع پر امارتِ شرعیہ نے مسلم انڈی پنڈنٹ پارٹی کی اس لیے حمایت کی اور اس کے امیدواروں کو کامیاب بنانے میں اس لیے کوشاں رہی کہ انہوں نے امارت کے منشور پر دستخط کیے تھے کہ ہم قانون سازی میں امارت کے شرعی احکام کے پابند رہیں گے چنانچہ جب اسمبلی کی چالیس نشستوں میں سے بیس پر اس پارٹی کے امیدوار چنے گئے تو الکشن کے مرحلہ کے ختم ہونے کے بعد حضرت نے امیرِ شریعت ہونے کی حیثیت سے امارت کے منشور پر دستخط کرنے والے ان بیس ممبروں کو مدعو کیا جب یہ تمام آپ کی خانقاہ میں اکھٹے ہوئے تو آپ نے مسجد سے باہر عام وخاص کے ایک بڑے اجتماع کے سامنے تقریر کی جس کے مخاطب خصوصیت کے ساتھ منتخب اراکینِ اسمبلی وکونسل تھے اس تقریر کو میں مرحوم ''الہلال'' پٹنہ کے ۸/ مارچ ۱۹۳۷ء کے پرچہ سے لے کر پیش کرتا ہوں

''حضرات! ...... ہمیں امید ہے کہ اسمبلی کے اندر تحفظِ مذہب کے معاملہ میں آپ پوری یکجہتی اور عزم وثبات کا ثبوت دیں گے مذہبی امور کے لیے ضرورت ہے کہ علماء کی ایک منظّم مجلس سے استصواب واسترشاد کے بعد عمل درآمد کیا جائے اور آپ جانتے ہیں کہ صوبۂ بہار میں صرف امارتِ شرعیہ ہی ایک ایسا اجتماعی منظّم ادارہ ہے جو صحیح معنوں میں اسلامیانِ بہار کی مذہبی رہنمائی کا فرض انجام دے سکتا ہے اس ادارہ میں مقلد بھی ہیں غیر مقلد بھی نیز دوسرے عقیدہ کے مسلمان بھی ہیں علاوہ بریں ہر فرقہ کے علماء سے استصوابِ رائے کے بعد متفقہ فیصلہ ہوا کرے گا اس لیے ہمیں امید ہے کہ آپ تمامی اسلامی امور میں

امارتِ شرعیہ کے فیصلہ کو منوانے کے لیے انتہائی کوشش صرف کریں گے“

مختصراً [حیات محی الملۃ ص۹۲ ، ۹۳]

اقـــول:۔ مسلمانوں کے مذہبی حقوق کا گورمنٹ سے تحفظ لینے کے لیے گمراہوں مرتدوں کو بضرورت ومجبوری شریک کرنا ان گمراہوں مرتدوں کی حالتِ کفر وگمراہی مسلمانوں پر واضح کرکے ہو تو یہ جائز وحق وروا ہے۔

مگر گمراہوں مرتدوں کو مسلمان قابلِ احترام لائقِ مصلائے امام اور پیشوایانِ مسلمین رہنمایانِ اسلام بتا کر ہو تو یہ اشتراک حرام وباطل ہے۔

چنانچہ **اول کے متعلق** شاہزادۂ امام سیدی شاہ مصطفیٰ رضا رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما کے فتاویٰ میں ہے کہ

—” **مسئلہ**:۔ از پادر گجرات مرسلہ جمال بھائی قاسم بھائی۔

ریاست بڑودہ کے اندر مسلمانانِ بڑودہ راج کانفرنس نامی ایک انجمن واسطے حقوق طلبی وتحفظِ اسلام قائم ہوئی ہے یہ انجمن بیچ کوئی مذہبی امور کے دخل کرنے کے واسطے نہیں ہے صرف یہاں کے ہنود راجہ و ہنود رعایا کے سامنے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کا کام کرنے والی ہے اس لیے اس میں بلا قید ہر فرقے کے کلمہ گو شامل ہو سکتے ہیں کیا اس انجمن میں سنی حنفی مسلمانوں کو شریک ہونا جائز ہے؟..... بینوا توجروا.

الجواب:۔ اس کانفرنس میں شرکت برائے تحفظِ حقوقِ اہلسنّت بمقابلۂ فرقِ باطلہ و تحفظِ حقوقِ اسلام بمقابلۂ اعداءِ اسلام ضروری ہے۔ فِرَقِ باطلہ کے ساتھ وہ مجالست ناجائز و حرام ہے جو بر بنائے محبت وموالات ہو نیز وہ جو بے ضرورت وحاجت ومصلحتِ شرعیہ ہو نہ وہ جو برائے تبلیغ وردہو و اللّٰہ تعالیٰ اعلم. “— [فتاوی مصطفویہ ص۴۵۷ ، ۴۵۸]

وہابیہ دیوبندیہ کی یہ حمایت کیا کم ہے؟..... کافر ہونے کا حکم اُن کے سر سے ٹلا گمراہ ہونے کے حکم سے گلا چھوٹا وسیع مذہبی رواداری پائی مسلمان قابلِ احترام پیشوائے قومِ مسلمین کا تمغہ ملا اور اپنا عقیدۂ کفر و گمراہی اللّٰہ و رسول جَلَّ وَ عَلَا و صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و سلم کی بارگاہ میں گندی پھوہڑ بولی مسلمانوں کے دلوں میں پیرا دینے اور دن دہاڑے مسلمانوں کے قلوب سے اللّٰہ و رسول کی عظمت و محبت نکالنے اور ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کے لیے کھلا میدان ہاتھ آیا ، اب ایک آدھ تحریر میں اہلِ پھلواری کا دیوبندیہ کو خاطی کہہ دینا یا دیوبندیہ سے اپنے اختلاف کا اظہار کرنا اِس سے اُس وسیع و عریض حمایت پر کیا اثر پڑتا ہے؟.....

دیوبندیہ اگر واقعی ان کی نظر میں عقیدے کے مجرم ہوتے اور انہیں اغراض و اَنا سے وراء دیوبندیہ سے واقعی اختلاف ہوتا تو اللّٰہ و رسول جَلَّ وَ عَلَا و صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و سلم کی بارگاہ میں دیوبندیہ کی گندی پھوہڑ بولیوں سے ان کے دل آزردہ ہوتے نفرت لاتے اور دیوبندیانہ پھوہڑ گندگی سے اپنے اور مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت کرنے پر کمر بستہ ہوتے۔

یہ اُس سے زیادہ اہم تھا جس کا اُنہیں دعویٰ ہے کہ

> نہ صرف یہ کہ تشیع اور رفض کے برخلاف برابر تبلیغ فرماتے رہے بلکہ اپنے تعلق رکھنے والوں میں تفضیلیت کا ادنیٰ شائبہ بھی آنے نہ دیا [حیات محی الملۃ ص ۱۷۱]

ان کے متعلق اگر کسی نے کہہ دیا کہ

شاہ امان اللہ صاحب دیوبندیوں کی تکفیر کے قائل تھے [ملاحظہ ہو لمعاتِ نور ص ۴۹]

تو خانقاہی دارالافتاء پھلواری کے تیور دیکھیے کہ

> دیوبندیوں کی تکفیر کے مسئلے میں ہمارے حضرت کا ہمیشہ ایک خیال رہا ہے اور وہ

عدمِ تکفیر ہے حضرت ان کو مسلمان سمجھتے تھے مکہ معظّمہ و مدینہ منورہ میں نجدی امام کے پیچھے نمازیں اداء فرمائیں۔ مولوی عبد الرشید کا حضرت کی طرف انتساب حضرت پر افتراء ہے وہ صریح کذب بیانی سے کام لے رہے ہیں وہ اپنے طور پر دیوبندیوں کو جو جی چاہے کہیں حضرت کی ذات کو اس میں کیوں ملوّث کر رہے ہیں۔

[یہ جواب بہ اختصار کتاب ''خانقاہِ پھلواری اپنے آئینہ میں'' ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف جنوری ۱۹۹۰ء ص ۳۳ میں شائع ہوا]

شاہ امان اللہ صاحب کو دیوبندیوں کی تکفیر کرنے والا کہہ دینا اگر حملہ تھا تو اہلِ پھلواری پر تھا، وہ وہابیہ دیوبندیہ کی اُن گندی پھوہڑ بولیوں سے بڑھ کر نہ تھا، مگر اس پر تیور یہ ہیں ، اور وہابیہ دیوبندیہ پر یہ کہ

ان کے اعزاز اکرام القاب آداب ویسے ہی منظور ، صاف دل کشادہ جبیں جیسے کسی نے کچھ کہا ہی نہیں ، ان کی آؤ بھگت ، اورانہیں کافر کہنے والے کی شدت سے مخالفت۔

یہ ہے اللّٰہ ورسول جَلَّ جَلَالُہٗ وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و سلم کی بارگاہ میں گندی پھوہڑ بولی بولنے والوں کے ساتھ اہلِ پھلواری کی رعایت حمایت۔

— '' عجب ان سے جو مسلمان کہلاتے اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان میں ایسی شدید ناپاک گالیاں سنتے اور پھر ان کی تاویل کرتے یا قائل کو کافر کہتے ہچکتاتے ہیں ، لا واللہ وہ خود اپنا ایمان اس دشنام دہندہ پر لٹاتے ہیں ، اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے

لَاتَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّاللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْکَانُوْآ اٰبَآءَ ھُمْ اَوْ اَبْنَآءَ ھُمْ اَوْاِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ ط [۲۲/۵۸]

تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں کہ دوستی کریں ان سے جنھوں نے اللہ ورسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہوں۔ '' —

[فتاوی رضویه ۱۱/۱۳۰ ، مترجم ۱۵/۵۲۵ ، ۵۲۶]

مسلمان کہلانے والو! لِلّٰه اپنا ایمان سنبھالو واحد قہار کے قہر سے ڈرو حُبِّ لِلّٰه و بُغض لِلّٰه کے سامان درست کرو۔ اور توفیق اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ کے اختیار میں ہے۔

فرقۂ **وہابیہ دیوبندیہ** میں **اہلِ پھلواری** کو نہ صرف **خطا کاری** بلکہ **گمراہی** بلکہ **کفر کا احساس** ہے مگر **حمایتِ وہابیہ دیوبندیہ** انہیں **''خاطی''** پر **اکتفاء** کرواتی ہے

اہلِ پھلواری ''سوانح امان'' کے عنوان ''بزرگانِ پھلواری کا مسلک'' کے تحت لکھتے ہیں

> گیارہویں اور بارہویں صدی ہجری میں بعض ایسے فرقوں کا ظہور ہوا جن کے افکار و معتقدات اہل سنت کے معتقدات سے متصادم ہوئے اور وہ جمہور اہل سنت کے خلاف شرک و بدعت کا من گڑھت اور خود ساختہ تصور لے کر ابھرے ، انہوں نے شانِ رسالت کی تنقیص اور عظمتِ صحابہ کا انکار کیا اور سلوک و احسان اور تصوف و عرفان کو بھی موردِ طعن گردانا ، اہلِ حق نے ان پر اپنی دار و گیر جاری رکھی بالخصوص علامہ فضل حق خیر آبادی نے اس بڑھتی ہوئی گمرہی کا سدّ باب کرنے کی کامیاب کوشش کی۔

[سوانح شاہ امان اللہ ص ۳۲۰]

اقـــول :- **اولاً** :- اہلسنّت کے عقیدے سے جس فرقے کا عقیدہ متصادم ہو اور ٹکرائے وہ فرقہ نہیں ہوگا مگر گمراہ بدعتی بدمذہب بددین۔

جیسے اہلسنّت کا عقیدہ ہے کہ حضور **سرورِ عالَم** صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و سلم کے **تمام صحابہ** عادل ہیں **نیک** ہیں۔ ''مسایرہ'' میں ہے

اعتقاد اهل السنة تزكية جميع الصحابة.	اہلسنّت کے عقیدے میں تمام صحابہ نیک و عادل ہیں۔

اس کی شرح میں ''مسامرہ'' میں فرمایا

وجوبا باثبات العدالة لکل منهم و الکَفّ عن الطَعُن فیهم. [مسایرہ مع مسامرہ ص۲۶۹]

یعنی **ہرایک** صحابی کو عادل ماننا اور کسی کو برا نہ کہنا واجب ہے۔

رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهم اجمعین

اب جس فرقے کا عقیدہ ہوا حضرتِ امیرِ معاویہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی حمایت کے زعم میں خلیفۂ راشدِ رابع سیدنا علی مرتضٰی کَرَّمَ اللّٰـهُ تَعَالیٰ وَجُهَهُ الْكَرِيْم پر طعن کرنا اُس کا عقیدہ اہلسنّت کے عقیدے سے متصادم ہوا اور ٹکرایا ، لہذا وہ گمراہ ہے ، اور یہ ناصبی یزیدی فرقہ ہے۔

یونہی جس فرقے کا عقیدہ ہوا حضرتِ مولیٰ علی سے محبت کے زعم میں حضرتِ امیرِ معاویہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما کو برا کہنا اُس کا عقیدہ اہلسنّت کے عقیدے سے متصادم ہوا ، لہذا وہ گمراہ ہے ، یہ شیعی زیدی فرقہ ہے۔ [ملاحظہ ہو فتاوائے امام ۴/ ۴۴۸]

سیدنا علی مرتضیٰ اور حضرتِ امیرِ معاویہ کے بیچ سیدنا عثمانِ غنی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهم کے خون کا بدلہ لینے کے بارے میں نزاع ہوا جنگِ جَمَل وجنگِ صِفّین ہوئی پھر اُنہوں نے سیدنا عمرو بن عاص کو اور آپ نے سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهم کو فیصلے کے لیے **حکم بنایا** ، یہی تحکیم ہے یعنی حکم بنانا حکم تسلیم کرنا ، جسے صحابہ نے جائز و حق وصحیح مانا ، اور جن بدنصیبوں نے اس تحکیم کو باطل و شرک ٹھہرایا وہ گمراہ خارجی ہوئے۔

البِداية و النِهاية میں ابن کثیر لکھتے ہیں

ذکر ابن جَرِیر اَنَّ علیا بینما و هو یخطب یوماً اذ قام الیه

ابنِ جریر نے بیان کیا کہ حضرتِ علی مرتضٰی کَرَّمَ اللّٰـهُ تَعَالیٰ وَجُهَهُ الْكَرِيْم ایک دن جبکہ خطبہ دے رہے تھے ایک ←

انہی کے پسماندہ ہیں وہ جنہیں اہلِ پھلواری نے بتایا ''گیارہویں اور بارہویں صدی ہجری میں نکلنے والے فرقےع جن کے عقیدے اہلسنّت کے عقیدے سے ٹکرائے'' اور وہابی وہی ہیں ، تو **وہابی لوگ اہلِ پھلواری کے اقرار سے گمراہ** ہوئے۔

رجل من الخوارج فقال : یا علی **اشرکت** فی دین اللّٰہ الرجال ولاحکم الا للّٰہ ، فتنـادَوا من کل جانب لا حکم الا للّٰہ لا حکم الا للّٰہ. [البدایة و النہایة ۷/۳۳۷]	خارجی اٹھا اور بولا اے علی! آپ نے **شرک کیا** کہ اللّٰہ کے دین میں لوگوں کو **شریک کیا** [یعنی ابوموسیٰ اشعری اور عمرو بن عاص رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما کو جو اپنے اور امیرِ معاویہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کے معاملے میں حَکَم بنایا اور تسلیم کیا] حالانکہ حکم کا اختیار صرف اللّٰہ کو ہے۔ پھر ہر طرف سے خارجی یہی پکارنے لگے لا حکم الا للّٰہ حکم کا اختیار صرف اللّٰہ کو ہے۔

عــ حضرت شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی [م ۱۰۵۲ھ] قُدِّسَ سِرُّہٗ کے کلمات اس فرقے کو گیارہویں صدی ہجری کا پیدا بدعتی بتاتے ہیں۔ علامہ شِہاب خَفاجی [م ۱۰۶۹ھ] قُدِّسَ سِرُّہٗ نے بھی انہیں اپنے زمانے میں پیدا ہونے والے ملحد بے دین فرمایا۔ علامہ سید زینی دحلان مکی [م ۱۳۰۴ھ] قُدِّسَ سِرُّہٗ نے اس فرقۂ وہابیہ کو فرمایا ھؤلاء الملحدة المکفرة للمسلمین : یہ ملحد کافر بے دین مسلمانوں کو کافر کہنے والے [الدرر السنیة ص۴۲ ۔ سَلُّ السُّیُوف ص۱۷ ، فتاوی مترجم ۱۵/۲۵۵]۔ ''آفتابِ اہلسنّت بر ظلماتِ وہابیت'' میں اس کا نفیس بیان ہے جس کا اجمال یہ ہے

— '' وسیلہ بعدِ وصال پر بھی **مسلمانوں** کا **اتفاق**

اور وسیلہ کے **منکر کب پیدا ہوئے**؟......

اور **وسیلہ** سے **انکار** کی **بدعت کس نے ایجاد** کی؟......

محبوبانِ خدا کے وسیلہ سے بارگاہِ الٰہی میں دعاء کرنے اور اُن سے شفاعت چاہنے پر تو **سوادِ اعظمِ اہلسنّت** کا **اتفاق** ہے۔

....

← چنانچہ علامہ شیخ الاسلام سید زینی **دحلان** [م ۱۳۰۴ھ بالمدینۃ المنورۃ] نے فرمایا

......" **حضورِ اقدس** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر خیر و **نفع کے لیے وسیلہ** ہیں اس عالَم میں تشریف آوری سے پہلے بھی اور بعد بھی ، ظاہری حیاتِ طیبہ میں بھی اور **بعدِ وصال** بھی ، یونہی قیامت کے ہر منزل و مقام میں بھی کہ اپنے رب کے حضور شفاعت کریں گے۔ یہ سب بہ تواتر ثابت ہے **متواتر احادیث** اس پر آئیں اور **منکرینِ توسل** کے **پیدا ہونے** سے **پہلے** اس پر **اجماع قائم** ہوگیا۔ "...... [الدُرَر السَّنِیّۃ ص۱۹]

—" علامہ **احمد** بن محمد **شِہَاب خَفَاجِی** [م ۱۰۶۹ھ] فرماتے ہیں :

مزاراتِ **سلفِ صالحین** کی زیارت اور اُنہیں اللہ عَزَّ وَ جَلَّ کی طرف **وسیلہ** بنانے پر **مسلمانوں کا اتفاق** ہے اگرچہ ہمارے زمانے میں بعض ملحد **بے دین** لوگ اس کے **منکر** ہوئے۔ "—

[عنایۃ القاضی ۳۱۳/۸ ۔ الامن و العلیٰ ص۸۵ ، ۸۶ ۔ فتاوی رضویہ مترجم ۴۱۶/۳۰]

عارف باللہ شیخ **عبد الحق** محدث دہلوی [م ۱۰۵۲ھ] فرماتے ہیں

......." **قریب زمانہ** میں ایک **فرقہ** پیدا ہوا ہے جو اولیاء اللہ سے **استمداد و استعانت** کا مخالف ہے ، اور بزرگانِ دین کے مزارات پر جانے والوں کو مشرک و بت پرست سمجھتا ہے اور بہت برا بھلا کہتا ہے۔ "...... [اشعۃ اللمعات ۴۰۱/۳]

نیز امام تقی الدین **سُبکِی** [م ۷۵۶ھ] فرماتے ہیں

......" حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے **فریاد و توسل** کا ابنِ تیمیہ [۶۶۱ھ ۔ ۷۲۸ھ] سے پہلے **کسی عالمِ دین** نے **انکار نہیں** کیا "...... مترجماً

[شِفاء السَقام ص۱۲۰] "— [تفصیل اُسی کتاب میں ص۱۲۹ تا ۱۳۸ میں ملاحظہ فرمائیں]

ثانیاً:- وہابیہ جو سنی مسلمانوں کے شفاعت وتوسل وغیرہ کے عقیدے پر شرک و بدعت بکتے ہیں اسے **اہلِ پھلواری** نے عبارتِ بالا میں صاف **''گمرہی''** کہا۔ تو **اہلِ پھلواری** کو **وہابیہ** میں **گمراہی** ہونے کا **اعتراف** ہوا۔

ثالثاً:- علامہ فضلِ حق خیرآبادی علیہ الرحمۃ و الرضوان کو گروہِ وہابیہ سے جنگ میں یہاں **اہلِ پھلواری** نے **سراہا** اور برسرِ حق بتایا ، علامہ خیرآبادی نے کیا کیا ہے؟.....

وہ کیا ہے جس پر اہلسنّت کو بریلوی کہہ کر ان کی اہلِ پھلواری مخالفت کررہے ہیں ، یعنی علامہ **خیرآبادی** نے پیشوائے وہابیہ مولوی **اسماعیل دہلوی** اور اُس کے متبع گروہِ **وہابیہ** کی **تکفیر** کی ہے اور ''تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ'' شرح وبسط سے لکھی ہے جس پر بڑے بڑے عمائد **اکابر علمائے دہلی** نے مہرِ **تصدیق** ثبت کی ہے۔

یہ ہے وہابیہ میں کفریات وضلالات کی موجودگی کہ اہلِ پھلواری لاکھ وہابیہ کو کافر گمراہ ماننے سے انکار کریں مگر اُن کا قلم اُن کے سر چڑھ کر وہابیہ کو کافر گمراہ بول رہا اور انہیں وہابیہ کا حامی بتا رہا ہے۔

نیز اُسی میں علامہ خیرآبادی نے اسماعیل دہلوی کے رسالہ'' یکروزی'' کی امکانِ کذب کی بکواس کہ | کذبِ اوسبحانہ محال بالذات نیست الخ | طول طویل لکھ کر فرمایا ہے

ایں چہ کلامِ ضلالت التیام است۔ [تحقیق الفتویٰ ص۲۵۲ ترجمۂ اردو ص۱۵۸]	یہ کیسا **گمراہی** سے بھرا ہوا کلام ہے۔

اور اُسی کی اتباع میں دیوبندیہ نے امکانِ کذبِ الٰہی کا عقیدہ اوڑھا ، پھر بعد کو اُس سے بھی آگے بڑھ کر ضروریاتِ دین کے صریح منکر اور صریح ومتعین توہین کے

مرتکب ہوئے۔

الغرض حضرت علامہ فضلِ حق خیرآبادی علیہ الرحمة و الرضوان کے ردِ وہابیہ کو **اہلِ پھلواری** کا **سراہنا** یہ **وہابیہ دیوبندیہ** میں **کفر و گمراہی** ہونے کا **اعتراف** ہے۔

اور صرف گمراہی پر بھی **گمراہوں کے ساتھ** ارشادِ **حضور اقدس** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کی روشنی میں **سلفِ صالحین صحابہ تابعین ائمہ** و **اولیاء** و **مشائخ** و **علمائے دین** کی جو روش رہی جسے ہم [حاشیہ ص۴ تا۸ میں] بیان کر چکے **اہلِ خانقاہِ پھلواری** صاف اُس **روش** کے **تارک** و **مخالف** ہیں۔

رابعاً:- اہلِ پھلواری نے اس عبارت میں تو وہابیہ کو صاف یہ کہا کہ

| انہوں نے شانِ رسالت کی تنقیص اور عظمتِ صحابہ کا انکار کیا | [سوانح امان ص۳۲۰]

یہ ہے وہابیہ کے عقیدے کی کفری گندگی جو نہ چاہتے ہوئے بھی اہلِ پھلواری کی زبانِ اقرار پر آرہی ہے۔

تنقیص کیا ہے؟..... شان گھٹانا توہین کرنا ، تو اللہ کے محبوب حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کی تنقیص کرنے کو اہلِ پھلواری کیا مانتے ہیں؟..... تمام امت کا اجماع تو یہ ہے کہ تنقیص اُس پاک بارگاہ کی قطعاً یقیناً کفر ہے اور تنقیص کرنے والا بہ اجماعِ امت کافر مرتد ہے۔ [جیسا کہ شفاء شریف سے آرہا ہے]

اور اہلِ پھلواری نے یہاں وہابیہ پر اُن کی بولیوں سے تنقیص کا محض لزوم یا ظہور و تبین بھی نہ کہا ، بلکہ صاف وہابیہ کو تنقیص کرنے والا ٹھہرایا۔ تاہم یہ اگر

ظاہراً ہی ٹھہرایا تو بھی وہابیہ دیوبندیہ اہلِ پھلواری کے نزدیک فقہائے کرام کے فتوے سے کافر اور متکلمینِ عظام کے فتوے سے گمراہ فاجر ٹھہرے۔ پھر ان سب اقرارات واعترافات واظہارات کو پسِ پشت ڈال کر اور **سلفِ صالحین سے منھ موڑکر** وہابیہ دیوبندیہ کو بس خاطی کہہ دینا ، باقی گمراہ بھی نہ ماننا ، بلکہ اہلسنّت میں شمار کرنا یہ سوائے وہابیہ دیوبندیہ کی **حمایت** کے اور کیا ہے؟....

اہلِ خانقاہِ پھلواری سلفِ صالحین اہلِ سنت سے برگشتہ

- اہلِ خانقاہِ پھلواری کہتے ہیں

> پھلواری کے علماء ومشائخ بھی اسلاف کی انہی سنتوں پر عمل پیرا رہے وہ اگر علمائے دیوبند کے عقیدہ ومسلک کی غلطیوں سے مفاہمت نہ کرسکے تو علمائے بریلی سے بھی کلیۃً اتفاق ان کے علم وبصیرت اوران کے تفقہ کے خلاف رہا۔ حضرت سلفِ صالحین (اہلِ سنت و جماعت) کے مسلک پر عامل تھے۔ ایک مکتوب میں اس کی وضاحت فرمائی ہے مکتوب کی عبارت حسبِ ذیل ہے
>
> ''ہم لوگ نہ تو دیوبندی ہیں نہ بریلوی ہم لوگ ہمیشہ سے دونوں جماعت کے علماء کا احترام کرتے ہیں ہم لوگوں کا عقیدہ وہی ہے جو ہم لوگوں کے سلف صالحین کا رہا ہے ہمارا ذی علم خاندان بریلویوں اور دیوبندیوں کے وجود سے پہلے سے ہے''

[سوانح شاہ امان اللہ ص۳۲۳ ، ۳۲۴]

اور کہتے ہیں

> بزرگانِ پھلواری کا مسلک ظاہر بیں علماء کے اعتراضات کا ہدف بنا۔

مختصراً [سوانح ص۳۲۶]

اقول :- وہ کون سے سلف صالحین اہل سنّت و جماعت ہیں؟.... جن کے مسلک پر اہلِ خانقاہِ پھلواری وہابیہ دیوبندیہ کو کافر نہیں کہتے گمراہ تک نہیں مانتے فقط خاطی کہتے اور اہلسنّت میں گنتے ہیں؟.....

کیا اسلاف کی یہی سنت ہے؟.... کہ کوئی کیسی ہی اسلام کی مخالفت کرے ضروریاتِ دین کا انکار کرے اللّٰہ و رسول جَلَّ وَ عَلَا وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کی شان میں گندی گندی بولی بولے مگر کلمہ پڑھتا اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو تو اُس کی تکفیر نہیں کریں گے؟.... معاذ اللّٰہ معاذ اللّٰہ حاشا کہ یہ اسلافِ اہلسنّت کی سنت وروش ہو۔

__ " شفائے امامِ اجل قاضی عیاض اور شرح علامہ شہاب خفاجی مسمّٰی بہ نسیم الریاض میں ہے

(جمیع من سَبَّ النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و سلم) بشَتُمة (او عابہ) ھو اعم من السَبّ، فان من قال فلان اعلم منہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و سلم فقد عابہ و نقصہ و ان لم یَسُبَّہ (فھو سابّ و الحکم فیہ حکم الساب) من غیر فرق بینھما (لا نستثنی) منہ (فصلا) ای صورة (و لا نمتری فیہ تصریحا کان او

یعنی جو شخص نبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و سلم کو گالی دے، یا حضور کو عیب لگائے، اور یہ گالی دینے سے عام تر ہے، کہ جس نے کسی کی نسبت کہا کہ فلاں کا علم نبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و سلم کے علم سے زیادہ ہے اس نے ضرور حضور کو عیب لگایا حضور کی توہین کی اگرچہ گالی نہ دی، یہ سب گالی دینے والے کے حکم میں ہیں ان کے اور گالی دینے والے کے حکم میں کوئی فرق نہیں، نہ ہم اس سے کسی صورت کا استثناء کریں، نہ اس میں شک و تردّد کو راہ دیں، صاف

تلویحا ، و ھذا کله اجماع من العلماء و ائمة الفتویٰ من لَدُنِ الصحابة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم الی ھَلُمَّ جَرّاً. مختصراً

صاف کہا ہو یا کنایہ سے۔ ان سب احکام پر **تمام علماء** اور **ائمۂ فتویٰ** کا **اجماع** ہے کہ **زمانۂ صحابۂ کرام** رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم سے برابر چلا آیا ہے "۔

[اِنباءُ المصطفیٰ بِحالِ سِرٍّ و اَخفٰی ، فتاوی رضویه مترجم ۲۹/ ۵۰۷ ، ۵۰۸]

یہ **امام قاضی عیاض** [م ۵۴۴ھ] علیہ رحمۃُ و رضوانُ اللّٰہ تعالیٰ **چھٹی صدی ہجری میں** تنقیص کرنے والے کے کافر ہونے پر **سلفِ صالحین** اہلِ سنت و جماعت بلکہ **تمام امت** کا **اجماع** بیان فرمارہے ہیں۔

اور یہ ہیں ہمارے سروں کے تاج سیدنا امام غزالی [م ۵۰۵ھ] قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَالِیْ وہ عالم نہیں؟.... فقیہ نہیں؟.... مفتی نہیں؟.... محقق نہیں؟.... یا زاہد نہیں؟.... مُرتاض نہیں؟.... شیخ نہیں؟.... صوفی نہیں؟.... ولی نہیں؟.... منجملہ اسلاف نہیں؟.... کیا نہیں ہیں؟.... سب کچھ ہیں، اور پھر انہوں نے کلمہ گو مدعیانِ اسلام ابنِ سینا و فارابی کی تکفیر کی، فرماتے ہیں

الصِنُف الثالث الالٰھیون ، منھم سقراط ، و ھو استاذ افلاطون ، و افلاطون استاذ ارسطاطالیس.

تیسرا گروہ فلاسفۂ الٰہیین ، انہی میں سے ہے سقراط افلاطون کا استاذ ، اور افلاطون ارسطو کا استاذ۔

ثم رد ارسطاطالیس علی افلاطون و سقراط و من کان قبله من الالٰھیین ردّا لم یَقْصُر فیه ، حتی تبرّء عن

پھر ارسطو نے افلاطون سقراط اور اس سے پہلے کے الٰہیین کا رد کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی یہاں تک کہ ان سب سے اپنی

ﮯ [شفاء شریف ۲/۲۱۴ نسیم الریاض ۴/۳۳۵ ، ۳۳۶]

جـمـيـعـهـم ، الا انـه استبـقى ايضا من رذائـل كـفـرهـم و بـدعتهـم بقايا لم يـوفَّق للنُزوع منها ، فوجب تكفيرهم و تـكـفـيـر متبـعيهـم مـن الـمتفلسفة الاسـلاميـيـن ، كـابـن سينا و الفارابى وغيرهما. مختصراً

[المنقذ من الضلال ص۱۲]

برأت کی پھر بھی ان اگلوں کے کفر و گمراہی میں سے کچھ گندگی باقی رہنے دی اور اُس سے باز آنے کی توفیق نہ پائی۔ تو سقراط افلاطون ارسطو وغیرہ الٰہیین کی تکفیر واجب ہے ، نیز **ابنِ سینا** و **فارابی** وغیرہ جیسے **خود کو مسلمان کہنے والے** ان کے مقلدین کی **تکفیر واجب** ہے۔

ابنِ سینا کے بارے میں الملفوظ [۵۷/۲] میں ہے

__" نفحات الانس شریف میں ہے ایک صاحب نے زیارتِ اقدس سے مشرف ہوکر عرض کی غزالی کیسے ہیں؟ فرمایا فَازَ مَقصُودَہ : اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ عرض کی فخرالدین رازی کیسے ہیں؟ فرمایا رَجُلٌ مُعاتَب : ان پر عِتاب ہے۔ معاذ اللّٰہ عقاب نہ فرمایا ، عقاب سزا ہے اور عتاب حصۂ اَحِبّاء ہے۔ عرض کی ابنِ سینا؟ فرمایا بے میرے واسطے کے اللّٰہ تک پہنچنا چاہتا تھا میں نے ایک دھول لگائی کہ تحت الثریٰ کو چلا گیا۔ یہ بعض صالحین کا خواب ہے ، اور امام یافعی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے مرآۃ الجنان [۳۸/۳] میں ایک روایت یہ تحریر فرمائی کہ ابنِ سینا آخر عمر میں تائب ہوگیا تھا موت سے کچھ مدت پہلے افیون کھانا چھوڑ دیا باندی غلام سب آزاد کردیے رات دن نماز و تلاوتِ قرآن میں مشغول رہتا تھا ، اگر ایسا ہے تو اُس کے اس شعر نے کام دیا کہ

آنجا کہ عنایتِ تو باشد باشد ناکردہ چو کردہ کردہ چو نا کردہ

رحمت بے سبب کو متوجہ ہوتے دیر نہیں لگتی اسّی برس کے بت پرست کو ایک آن میں مسلمان بلکہ قطبِ شہر بلکہ ابدال سے بھی اعلیٰ بدلاءِ سبعہ سے کر لیتے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ مگر امت میں بڑا فتنہ چھوڑ گیا۔ وَ حَسبُنَا اللّٰهُ وَ نِعمَ الوَکِیلُ. "__

یجب تکفیرهم فی ثلاثة منها ، اما المسائل الثلاث فقد خالفوا فیها کافّة المسلمین ، و ذلک فی قولهم ان الاجساد لا تُحشَر ، کذّبوا فی انکار الجسمانیة و کفَروا بالشریعة فیما نطَقوا به ، و من ذلک قولهم ان اللّٰه تعالیٰ یعلم الکلیات دون الجزئیات ، فهو ایضا کفر صریح ، بل الحق انه ﴿لا یَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الْاَرْضِ﴾ و من ذلک قولهم بقِدَم العالَم و اَزَلِیّته ، فلم یذهَب احد من المسلمین الی شیء من هذه المسائل. مختصراً [المنقذ من الضلال ص۱۶ طبع ترکی ۱۳۹۶ھ ۱۹۷۶ء]

تین نظریات میں یہ فلسفی تمام مسلمانوں کے مخالف ہیں [یعنی ضروریاتِ دین کے منکر ہیں]۔ اول[۱] حشرِ جسمانی کا انکار ۔ اس میں ان فلسفیوں نے شریعت کو جھٹلایا اور شریعت نے جو قیامت و آخرت کی صاف خبر دی اُس کے ساتھ کفر کیا۔ دوم[۲] یہ انکار کہ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ جزئیات کو نہیں جانتا ، یہ بھی کفرِ صریح ہے ، حق یہ ہے کہ ﴿اس سے غائب نہیں ذرہ بھر کوئی چیز آسمانوں میں اور نہ زمین میں﴾ [۳۴/۳] سوم[۳] اس کا انکار کہ عالَم پہلے مطلقاً کچھ نہ تھا پھر [اللّٰہ کے وجود دینے سے] وجود میں آیا۔ یہ تینوں نظریے **ضروریاتِ دینِ مسلمین** کا **انکار** ہیں۔

یہ ہے پانچویں اور چھٹی صدی ہجری کے اسلاف سیدنا امام غزالی اور امام قاضی عیاض کے فرمودات و منقولات سے روشن سلفِ صالحینِ امت حضراتِ اہلِ سنت و جماعت کا مسلک جن کی **سچی اتباع** میں امام اہلسنّت وعلمائے حرمین شریفین نے وہابیہ دیوبندیہ پر ان کے انکارِ ضروریاتِ دین و توہینِ شانِ رب العلمین و سید المرسلین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه و علیهم اجمعین کے سبب کافر مرتد ہونے کا حکم دیا ایسے کہ جو ان

کے ملعون کفروں پر آگاہ ہوکر انہیں کافر نہ کہے وہ بھی کافر۔

اہلِ خانقاہِ پھلواری جو وہابیہ دیوبندیہ کی اعتقادی عباراتِ توہین و انکارِ ضروریاتِ دین کو جانتے بوجھتے انہیں مسلمان سنی کہتے ہیں سلفِ صالحین کے مسلک سے منحرف ہیں اور بحیلۂ تاویلاتِ دیوبندیہ وہابیہ دیوبندیہ کے توہین و انکارِ ضروریاتِ دین میں حامی ہیں ، اور یہ حمایت کفر ہے جیسا کہ ص۱۸،۱۹ میں امام اہلسنّت قُدِّسَ سِرُّہٗ کے ارشاد سے گذرا۔

خود اہلِ خانقاہِ پھلواری کے مسلّم علامہ فضلِ حق خیرآبادی بہ تصدیقاتِ علماء و عمائدِ دہلی فرماتے ہیں

ہمچنیں کسے کہ ظاہراً یا باطناً پاسداریِ ایں قائل دریں مسائل روا دارد و برائے حفظِ حرمتِ او در اہلِ علم تاویلاتِ دور از کار برروئے کار آرد چہ او نیز مرتکبِ استخفافِ شانِ حضرتِ سید الثقلین وسیلۃ الخلق فی النشأتین شد ، پاسداریِ بے دینے را بر احترامِ آں سید الانام علیہ التحیۃ و السلام رجحان داد و بخوفِ ملامت بلکہ بمقتضائے بدبختی و شامت در پئے

یونہی وہ شخص بھی کافر ہے جو کھلے بندوں یا پسِ پردہ اس قائل [مولوی اسماعیل دہلوی] کی ایسے مسائل میں حمایت و طرفداری روا رکھتا اور طبقۂ علماء میں اس قائل کا احترام برقرار رکھنے کے لیے دور از کار [بعید] تاویلات سے کام لیتا ہے ، کیونکہ اس شخص نے بھی ہلکی جانی اُن کی شان وعظمت جو جن وانس کے سردار ہیں اور دنیا و آخرت میں مخلوق کے وسیلہ ، نیز اس شخص نے حضور سرورِ انام علیہ التحیۃ و السلام کی تعظیم پر ایک بے دین کی حمایت و پاسداری کو ترجیح دی اور [سچے مسلمانوں کی] ملامت کے خوف سے

اثباتِ آنچہ بر استخفافِ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم دلالت دارد افتاد و ایں ہمہ کفر و زندقہ است والحاد۔ اعاذنا اللّٰہ من ذلک بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد۔ [تحقیق الفتویٰ فارسی ص۴۳۴، ۴۳۵ ۔ ترجمہ اردو ص۲۴۷]

بلکہ [اپنی] ۳ بدبختی اور [نفس کی] شامت سے اُس عبارت کو صحیح کرنے بیٹھا جو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کی توہین پر دلالت کرتی ہے ، اور یہ سب کفر و زندقہ والحاد ہے۔ اللہ پاک اس سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھے ، واسطہ اُس کے پیارے نبی کی وجاہت کا اور حضور کی برگزیدہ آل کی وجاہت کا۔

یہ ہے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کے صدقے وعدۂ حفاظتِ الٰہی جَلَّ وَ عَلَا سے سرفراز اور غیبی تائید و مددِ الٰہی سے مؤیَّد **حزبِ الٰہی** یعنی سلفِ صالحینِ امت اسلافِ اہلِ سنت و جماعت **کی تابش**۔

اہلِ خانقاہِ پھلواری جو وہابیہ دیوبندیہ سے ضروریاتِ دین کا انکار اور اللہ و رسول جَلَّ وَ عَلَا وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کی شان میں توہین **جانتے بوجھتے پرکھنے کا دعویٰ رکھتے** پھر وہابیہ دیوبندیہ کو کافر کہنا درکنار گمراہ جاننا برکنار بلکہ بہ عذرِ تاویلاتِ دیوبندیہ انہیں مسلمان سنی مانتے ہیں۔

اس کا **کفر و گمراہی** ہونا اس **تابشِ حزبِ الٰہی** سے روشن ہے۔

اس لیے اللہ و رسول جَلَّ وَ عَلَا وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ سے اپنی اور اپنے دینی بھائیوں کی محبت و وفاء کی بقاء اور اپنے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے دین و ایمان کی حفاظت میں ہم نے ۱۴۱۶ھ میں ''احکامِ نورانی'' میں ، اور ۱۴۱۸ھ میں

''لمعاتِ نور'' کے ''کلماتِ رشد'' میں وہابیہ دیوبندیہ کے حامی اہلِ پھلواری کی تکفیر کی اور شائع کیا۔

جیسا کہ ایسی ہی حمایتِ دیوبندیہ کے سبب مولوی ظفر ادیبی صاحب مبارکپوری پر ہم نے ۱۴۱۷ھ میں حکمِ کفر دیا اور شائع کیا جو مع تصدیقات ''کشفِ نوری'' میں ہے اور جس کا ایک جامع بیان ''درسِ اسلاف'' میں ص۶۲ سے چند صفحات میں ہے۔ جبکہ تکفیرِ اہلِ خانقاہِ پھلواری کا بیان ص۵۶ تا ۶۲ میں ہے۔

- اہلِ پھلواری کہتے ہیں

> یہ صحیح ہے کہ فاضلِ بریلوی مفتی تھے فقیہ تھے لیکن اولیائے پھلواری کب افتاء واجتہاد وتفقہ کے مقام پر فائز نہیں رہے کہ ان سے دوسروں کی اتباع کا تقاضا کیا جائے

[سوانح شاہ امان اللہ ص۳۲۸]

یہ تو وہابی دیوبندی بھی بول سکتے ہیں بلکہ رافضی قادیانی نیچری چکڑالوی بھی بول سکتے ہیں کہ وہ کب افتاء وتفقہ واجتہاد کے مقام پر فائز نہیں ہیں کہ ان سے دوسروں کی اتباع کا تقاضا کیا جائے؟....

ارے بات امام اہلسنّت قُدِّسَ سِرُّہٗ کے اتباع کی نہیں۔ بات ہے سلفِ صالحین اہلِ سنت وجماعت یعنی سوادِ اعظمِ ملت کے اتباع کی ، بلکہ اجماعِ امت کے اتباع کی ، بدیہیاتِ واضحہ سے ثابت پر مشتمل ارشادِ علمائے حرمین شریفین کے اتباع کی۔

شفائے امام قاضی عیاض [م۵۴۴ھ] احیائے سیدنا امام غزالی [م۵۰۵ھ] وغیرہ بے شمار کتب وارشاداتِ اسلاف سے فتاوی الحرمین اور حسام الحرمین میں جو

اتفاقِ سوادِ اعظم اور اجماعِ امت مذکور ہے وہ **فقط علمائے ظاہرین کا نہیں**، صحابہ تابعین ائمۂ مجتہدین اولیائے کرام علمائے ربانیین رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم اجمعین کا ہے ، جس میں علمائے ظاہر موافق ہیں۔ تو ان سلفِ صالحین سے باہر تفقہ و اجتہاد و ولایت و بزرگی کا خیال ہَوَسِ باطل و تلبیسِ ابلیس ہے ، **ان سلفِ صالحین سے باہر نہیں ہے مگر کفر و گمراہی**۔ اللّٰہ تعالیٰ اس سے ہمیں اور ہر مسلمان کو اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین واسطہ اُس کے پیارے محبوب اور ان کے سچے وارثین کا۔

صلی اللّٰہ تعالیٰ و بارک و سلم علیہ و علیھم اجمعین.

☆

مکتوب جو ''سوانح'' میں نقل کیا اُس کے آخر میں ہے

ہمارا ذی علم خاندان بریلویوں اور دیوبندیوں کے وجود سے پہلے سے ہے

[سوانح شاہ امان اللّٰہ ص۳۲۴]

مقتدائے اہلِ سنّت و جماعت امام اشعری آٹھ واسطوں سے صحابیِ ذی شرف سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما کے شاہزادے ہیں آپ نے ..... '' محمد بن عبدالوہاب ابوعلی جُبّائی پیشوائے معتزلۂ بصرہ '' ..... [نبراس ص۲۰] سے مناظرہ کیا اور اُسے مبہوت کردیا ، جیسا کہ علامہ سعد الدین تفتازانی [م ۷۹۲ھ] نے شرحِ عقائد نسفی میں بیان کیا ، اس کے بعد فرمایا

و ترک الاشعری مذھبہ ، فاشتغل ھو و من تبِعہ بابطال رأی المعتزلۃ و	آپ نے اُس کا مذہب چھوڑا اور آپ اور آپ کے متبعین احقاقِ حق و ابطالِ باطل میں مصروف ہوئے ، کہ معتزلہ کا عقیدہ باطل دکھادیں ، اور **سنت**

اثبـاتِ مـا وَرَدَ به السنة و مـضـیٰ عـلیــه الجمـاعة ، فَسُــمُّــوُا اهــلَ الســنة و الجماعة.

سے جو عقیدہ ثابت اور **جـماعتِ صحابہ** کا جو مسلک رہا وہ کیا ہے؟..... اسے ثابت کردیں ، لہذا آپ اور آپ کے متبعین کا نام ہوا **اهـلِ سـنّت و جماعت**۔

[ایضاحِ مقاصد در شرحِ عقائد ۱/۵۹]

ان امامِ ہمام کے زمانے میں بے شمار سادات اور خلفائے راشدین وغیرہ کے اخلاف علماء وائمہ ومشائخ تھے کیا کسی نے ایسا کہا؟..... کہ

ہم لوگ نہ معتزلی ہیں نہ اہلِ سنت و جماعت ہمارا ذی علم خاندان

معتزلہ اور اہلِ سنت و جماعت سے پہلے سے ہے ؟.....

یہ سب عصبیت کی تاریکی بلواتی ہے ، دین کا نور نہیں۔ دین کا نور فضلِ الٰہی سُبْحَانَہٗ کی ضیاء پاشیوں پر جان چھڑکتا ہے۔ اہلِ خانقاہِ پھلواری نے [جیسا کہ حاشیہ ص۱۰ میں ''حیات محی الملۃ'' ص۱۷۲سے گذرا] امام اہلسنّت کی صلاحیت کی قدر دانی کا اظہار کیا اُس سے زیادہ اہم استفادہ تھا۔ اور امام اہلسنّت قُدِّسَ سِرُّہٗ سے استفادہ کوئی شرم وعار کی بات نہیں۔ جو طالبِ حق ہو طالبِ دین ہو طالبِ مولیٰ ہو وہ یہ نہیں دیکھتا کہ جس سے استفادہ کرنے جارہا ہوں وہ کس نسب کا ہے کس سلسلے کا ہے کس سرزمین کا ہے؟..... نہیں

بلکہ اُس کی نظر میں یہ ہوتا ہے کہ دین کا علم اُس علم میں درک احکامِ الٰہیہ کی فہم اُس فہم میں بیدار نظر یہ اللّٰـہ کا فضل ہے جسے کوئی کسی نسب کسی سلسلہ کسی خطہ میں محصور نہیں کرسکتا اللّٰـہ جسے چاہتا ہے عطاء فرماتا ہے۔ جَلَّ وَ عَلَا وَ تَبَارَکَ وَ تَعَالیٰ وَ لَہُ الْحَمْدُ. میری سعادت اس میں ہے کہ اُس کا فضل جہاں دیکھوں نسب وسلسلہ ومولد و

مسکن سے بے پرواہوکر دامنِ استفادہ پھیلا دوں۔

فضلِ الٰہی کسی خاندان میں محصور ہوتا تو خاندانِ نبوت علی صاحبها افضل الصلوٰۃ و التحیۃ سے بڑھ کرکون ساخاندان ہے ، پھر سادات کےسردارقادریوں کے آقا **شہنشاہِ بغداد** رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه وارضاه عنا غیرسادات علماءومشائخِ وقت کی بارگاہوں میں زانوتہہ نہیں فرماتے۔

اور یہ تو اپنے زمانے یا نہایت قریب زمانے کی حقیقت تھی علمائے حرمین شریفین کیسی پاک مبارک جگہ کے مکین جو پورے عالمِ اسلام کامرکز ، ساراجہاں اُن کے سامنے جھکتا تھا نسب میں بھی وہ اعلیٰ تھے پھر امام اہلسنّت کے سامنے کیسے جھک پڑے؟.....

یہ سچی طلبِ حق طلبِ دین طلبِ مولیٰ ہے جو فضلِ الٰہی دیکھ لینے کے بعد خانہ وخاندان ونسب کچھ نہیں دیکھتی۔

اللّٰہ پاک اس نعمتِ عظمیٰ سے ہمیں کبھی محروم نہ کرے یہاں تک کہ ہم اُس کی بارگاہ میں حاضر ہوجائیں واسطہ اُس کے پیارے محبوب صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه آله و سلم کا جو ہم پر ہماری جانوں سے بڑھ کرمہربان ہیں۔ آمین والحمد للّٰہ رب العلمین.

فقط

فقیر **محمدکوثرحسن** قادری رضوی غفرلہ

۱۷/ جمادی الآخرة ۱۴۴۴ھ دوشنبہ مبارکہ ۲/ جنوری ۲۰۲۳ء

گلشنِ ایمان افروز و کفران سوز

از افاداتِ مبارکہ امامِ اہلسنّت قُدِّسَ سِرُّہٗ

[تمہید ایمان اور حسام الحرمین کے ساتھ ۱۳۲۶ھ مطبع اہلسنت بریلی شریف سے طبع شدہ **خلاصہ فوائد فتویٰ** ص۶۷ تا ۷۲]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ **مُحَمَّدٍ** وَّ اٰلِہٖ وَ اَصۡحٰبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ
بِالتَّبۡجِیۡلِ وَحَسۡبُنَا اللّٰہُ وَنِعۡمَ الۡوَکِیۡلُ.

اللہ اللہ اے مسلمان!........ تجھے اپنے دین و ایمان کا واسطہ .... خدارا ذرا صدق دل سے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم پڑھ کر .... آنکھیں بند کر کے....... کانوں میں انگلیاں دے کر .... گردن جھکا کر .... اسلامی دل کی طرف متوجّہ ہو کر .... غور کر دیکھو .... کیا یہ کلمات

کہ انبیاء جھوٹے تھے عیسیٰ کی نبوّت باطل ہے معجزے مسمریزم تھے [جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا] شیطان کا علم محمّد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم سے زیادہ ہے [جیسا کہ وہابیوں دیوبندیوں کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد انبیٹھی نے ''براھین قاطعہ'' ص۵۱ میں لکھا] نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم سب سے پچھلے نبی نہیں ان کے بعد اور نبی ہو جائے تو حرج نہیں [جیسا کہ وہابیوں دیوبندیوں کے پیشوا مولوی قاسم نانوتوی نے ''تحذیر الناس'' ص۳ اور

ص ۲۸ میں لکھا] جیسا علمِ غیب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تھا ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کو ہوتا ہے [جیسا کہ وہابیوں دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرفعلی تھانوی نے ''حفظ الایمان'' ص ۸ میں لکھا] **معاذاللّٰہ**

[کیا یہ **کلمات**] کسی مسلمان کی زبان یا قلم سے نکل سکتے ہیں؟........ کیا ان کا کہنے والا مسلمان ہوسکتا ہے؟........ کیا اس کہنے والے کو جو مسلمان گمان کرے خود مسلمان رہ سکتا ہے؟........

نہیں نہیں .... لاکھ بار نہیں ....مسلمان کا ایمان آپ ہی انہیں سنتے ہی فوراً گواہی دے گا کہ .... یہ سب **کلمات** یقیناً کفر ہیں .... اوران کے قائل [بولنے والے] قطعاً [**بیشک**] کافر۔

مگر صد ہزار افسوس کہ اب وہ اندھیر کا زمانہ آ گیا کہ اِن باتوں پر حکمِ کفر لگانے میں دلائل قائم کرنے فتاوے تیار کرنے کی حاجت ہے .... اوراس پر بھی اندیشہ لگا ہوا ہے کہ .... محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے امّتی بننے والے دیکھیے اب بھی مانتے ہیں یا یونہی سہل و مہمل جانتے ہیں۔

آہ آہ آہ اے اسلام کیا ہوئی تیری عزّت ....تیرے نام لیووں کی نگاہ سے کدھر گر گئی۔ کیا ہوئی تیری حلاوت .... تیرے کلمہ پڑھنے والوں کے دلوں سے کدھر تر گئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

آہ ایک دن وہ تھا کہ .... باپ[1] نے کلمۂ گستاخی ....حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شانِ پاک میں بکا .... حقیقی بیٹا[2] مدینۂ طیبہ کے دروازے پر تلوار

---

(۱) یعنی عبداللہ بن ابی منافق (۲) یعنی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن عبداللہ بن اُبی۔

لے کر کھڑا ہوگیا .... کہ او ملعون کیا بکا تھا؟........ دروازے میں قدم نہ رکھنے دوں گا .... جب تک ظاہر نہ کردوں کہ کون عزیز ، کون ذلیل ہے....... اگر حکم آڑے نہ آجائے تو وہ ہونہار بیٹا ناشدنی باپ کو فی النّار کرہی چکا تھا۔

یا اب یہ وقت ہے کہ اسلام کے لباس میں اسلام کے دشمن یوں منہ بھر بھر کر اللہ واحدِ قہّار اور اُس کے حبیبِ مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو .... سڑی سڑی گالیاں سُناتے لکھ لکھ کر چھاپتے ہیں .... اور کلمہ گو امّتی کہلانے والے اُنہیں مولوی مفتی واعظ پیر جی سمجھے جاتے ہیں۔ جو غریب مسلمان ہوشیار کریں کہ ارے اے مصطفائی گلّے کی نادان بھیڑو .... دیکھو .... یہ بھیڑیا ہے ، ارے یہ تمہارے معبود تمہارے رسول کو گالیاں دیتا ہے .... اُن کی بات نہیں سُنتے .... اور سُنیں تو کان نہیں دھرتے........ اور کان بھی دھرے تو پرواہ نہیں کرتے .... نہ اُن دشنامیوں [گستاخی کرنے والے اور ان کی حمایت کرنے والے وہابیوں دیوبندیوں تبلیغیوں مودودیوں] سے میل جول چھوڑیں .... نہ اُن سے رشتہ علاقہ توڑیں ...... بلکہ الٹے ان غریب مسلمانوں پر طعنہ زنی کو تیّار ہوجائیں کہ ، میاں یہ ایسے ہی کافر کہہ دیا کرتے ہیں ، ان کی مشین میں کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں ، فلانا ہمارا سگا بھائی یا ایسا معظّم اتنا دوست ہے اُسے کیسے چھوڑ دیں ، فلانا ہمارا اُستاد یا ایسا محدّث اتنا مولوی ہے اُس سے کیونکر علاقہ توڑ دیں **اے وائے ناانصافی** اِن کی محبّت اِن کی عظمت تو یاد رہی .... اور **اللہ ربّ العرش العظیم** اور **پیارے حبیب رؤف رحیم** جَلَّ وَعَلَا وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت عظمت سب دل سے بَہی .... ارے یہ بھی تو دیکھا ہوتا کہ اِن کی محبّت کا کس محبوب کی محبّت سے مقابلہ ہے .... اِن کی عظمت کا کس عظیم جلیل کی عظمت سے معارضہ ہے

ع ببیں کہ از کہ بریدی و باکہ پیوستی

بِئۡسَ لِلظّٰلِمِیۡنَ بَدَ لاً اُف اُف ظالموں نے کیا بُرا مبادلہ کیا کہ خدا و مصطفٰی کو چھوڑ کر استاد و پدر یا این و آں کو پکڑا۔

اے اپنی جان پر ظالمو! اے بھولے نادان مجرمو! کچھ خبر بھی ہے؟...... ارے وہ اللہ واحد قہّار ہے جس نے تمھیں پیدا کیا جس نے تمھیں آنکھ ، کان ، دل ، ہاتھ پاؤں لاکھوں نعمتیں دیں .... جس کی طرف تمھیں پھر کر جانا اور ایک اکیلے تنہا بے یار و یاور بے وکیل اُس کے دربار میں کھڑے ہوکر روبکاری ہونا ہے .... اُس کی عظمت اُس کی محبّت ایسی ہلکی ٹھہری ، کہ فلاں وفلاں کو اُس پر ترجیح دے لی؟...... ارے اُس کی عظمت تو اُس کی عظمت .... اُس کے احسان تو اُس کے احسان .... اُس کے پیارے حبیب محمّد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیۡہِ وَسَلَّم ہی کے احسان اگر یاد کرو .... تو وَاللّٰہِ العظیم باپ ، استاد ، پیر ، آقا ، حاکم ، بادشاہ ، وغیرہ وغیرہ تمام جہان کے احسان جمع ہوکر .... اُن کے احسانوں کے کرورویں حصّے کو نہ پہونچ سکیں۔

ارے وہ وہ ہیں کہ پیدا ہوتے ہی .... اپنے رب کی وحدانیت اپنی رسالت کی شہادت ادا فرما کر .... سب میں پہلی جو یاد آئی وہ تمہاری ہی یاد تھی .... دیکھو وہ آمنہ خاتون کی آنکھوں کا نور .... نہیں نہیں وہ اللہ ربّ العرش کے عرش کا تارا ، اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ کا نور .... شکمِ پاکِ مادر سے جدا ہوتے ہی سجدے میں گرا ہے ، اور نرم نازک حزیں آواز سے کہہ رہا ہے رَبِّ اُمَّتِیۡ اُمَّتِیۡ اے میرے رب ، میری امّت ، میری امّت۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیۡہِ وَسَلَّم

کیا کبھی کسی کے باپ ، استاد ، پیر ، آقا ، حاکم ، بادشاہ نے بیٹے ،

شاگرد مرید ، غلام ، نوکر ، رعیّت کا ایسا خیال کیا؟ ایسا درد رکھا ہے۔ حاش لِلّٰہ

ارے وہ وہ ہیں کہ اُس پیارے حبیب رؤف رحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلوٰۃِ وَالتَّسْلِیْم کو جب قبرِ انور میں اُتارا ہے ، لبہائے مبارک جنبش میں ہیں ، **فضل یا قثم** بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھُم نے کان لگا کر سُنا ہے ، آہستہ آہستہ عرض کر رہے ہیں ، رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ اے میرے رب ، میری امّت ، میری امّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّم

سبحان اللہ پیدا ہوئے تو تمہاری یاد .... دنیا سے تشریف لے گئے تو تمہاری یاد .... کیا کبھی کسی کے باپ ، ستاد ، پیر ، آقا ، حاکم ، بادشاہ ، نے بیٹے ، شاگرد ، مرید ، غلام ، نوکر ، رعیّت کا ایسا خیال کیا؟...... ایسا درد رکھا ہے؟ ...... **اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ**

ارے وہ وہ ہیں کہ تم چادر تان کر شام سے خرّاٹے لیتے صبح کی خبر لاتے ہو تمہارے درد ہو کرب ہو بے چینی ہو کروٹیں بدل رہے ہو .... ماں ، باپ ، بھائی ، بیٹا ، بی بی ، اقربا ، دوست ، آشنا ، دو چار راتیں کچھ جاگے سوئے ، آخر تھک تھک کر جا پڑے ،اور جو نہ اٹھے وہ بیٹھے بیٹھے اونگھ رہے ہیں ، نیند کے جھونکے آرہے ہیں .... اور وہ پیارا بے گناہ بے خطا ہے کہ تمہارے لیے راتوں جاگا کیا .... تم سوتے ہو ، اور وہ زارزار رُورہا ہے ، رُوتے رُوتے صبح کردی ہے کہ رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ اے میرے رب ، میری امّت ، میری امّت .... کیا کبھی کسی کے باپ ، استاد ، پیر، آقا ، حاکم ، بادشاہ نے بیٹے ، شاگرد ، مرید ، غلام ، نوکر ،رعیّت کا ایسا خیال کیا ایسا درد رکھا ہے ــــ **حاشالِلّٰہ**

ارے ہاں ہاں درد بیماری مرض یا مصیبت میں ماں باپ کی محبّت کیا جانچنا

، کہ اِن میں نہ تمہاری خطا ، نہ ماں باپ پر جفا .... یوں آزماؤ کہ ماں باپ بے شمار نعمتوں سے تمھیں نوازیں ، اور تم نعمت کے بدلے سرکشی کرو ، نافرمانی ٹھانو ، سَو سَو کہیں اور ایک نہ مانو .... ماں سے بُرے ، باپ سے بُرے ، رات دن بُرے ، ہر وقت بُرے ، دیکھو تو ماں باپ کہاں تک تمہیں کلیجے سے لگاتے ہیں۔

مگر وہ پیارا وہ مجسّم رحمت وہ نعمتوں والا وہ ہمہ تن رافت ہے ....کہ تمہاری لاکھ لاکھ نافرمانیاں دیکھے .... کرور کرور گنہگاریاں پائے .... اس پر بھی تمہاری محبّت سے باز نہ آئے ، دل تنگ نہ ہو ، ترک نہ فرمائے .... سنو تو وہ کیا فرما رہا ہے؟......... دیکھو تم گود میں لیے نکلے پڑتے ہو .... اور وہ فرماتا ہے **هَلُمَّ اِلَیَّ هَلُمَّ اِلَـیَّ** ارے میری طرف آؤ .... ارے میری طرف آؤ .... مجھے چھوڑ کر کہاں جاتے ہو .... دیکھو وہ فرماتا ہے .... تم پروانے کی طرح آگ میں گرے پڑتے ہو ، اور میں تمہارا بندِ کمر پکڑے رُوک رہا ہوں .... کیا کبھی کسی کے باپ ، استاد ، پیر ، آقا، حاکم ، بادشاہ نے بیٹے ، شاگرد ، مرید ، غلام ، نوکر ، رعیّت کا ایسا خیال کیا؟ ایسا درد رکھا ہے؟......... **استغفر اللّٰه**

ارے دنیا کی ساعت تیر ہے ، آنکھ بند کئے سویرا ہے ، **قیامت** بہت جلد آنے والی ہے......... جانتا ہے قیامت کیا ہے؟......... **يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۙ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِيْهِ ۙ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِيْهِ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ؕ**(۱) جس دن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی ، ماں ، باپ ، جُورو ، بیٹوں سب سے۔ ہر ایک اُس دن اپنے ہی حال میں غلطاں پیچاں ہوگا کہ دوسرے کا خیال بھی نہ لا سکے گا .... اُس دن جانیں کہ

---

(۱) [پ ۳۰ ع ۵ سورۃ عبس ۸۰]

فلاں یا فلاں تیرے کام آسکیں .... **حَاشَ لِلّٰہ واللہ العظیم** اُس دن وہی پیارا حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّم کام آئے گا .... اُس کے سوا باقی انبیاء ومرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلاۃُ وَالتَّسْلِیْم کو تو مجالِ عرض ہوگی نہیں .... سب نفسی نفسی فرمائیں گے .... پھر اور کسی کی کیا حقیقت ہے۔

ہاں وہ پیارا وہ بیکسوں کا سہارا .... وہ بے یاروں کا یارا .... وہ شفاعت کی آنکھ کا تارا .... وہ محبوبِ محشر آرا .... وہ رؤف رحیم ہمارا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرمائے گا اَنَا لَھَا اَنَا لَھَا میں ہوں شفاعت کے لیے .... میں ہوں شفاعت کے لیے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّم .... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّم

پھر یہ بھی نظر کرنا ہے کہ.........سنکھوں کی گنتی میں ازدحام .... ہزاروں منزل کے فاصلوں میں مقام .... لاکھوں حساب کے لیے حاضر کیے گئے .... میزانِ عدل لائی گئی .... نامۂ اعمال پیش ہوئے .... لاکھوں کو صراط پر چلنے لے گئے .... جو بالائے جہنم نصب ہے .... تلوار سے زیادہ تیز ، اور بال سے زیادہ باریک ، اور ہزاروں برس کی راہ ، نیچے نظریں کریں تو کروروں منزل تک کا گہراؤ .... اوراس میں وہ قہر آگ شعلہ زن جس میں سے برابر پھول اُڑ اُڑ کر آرہے ہیں .... جانتا ہے؟......... وہ پھول کیسے اونچے اونچے محلوں کے برابر گویا آگ کے قلعے ہیں کہ پے در پے چلے آتے ہیں۔

لاکھوں پیاس سے بیتاب ہیں ، پچاس ہزار برس کا دن .... تانبے کی زمین سروں پر رکھا ہوا آفتاب .... زبانیں پیاس سے باہر ہیں .... دل اُبل اُبل کر گلے پر آلگے ہیں .... اتنا ازدحام .... اور اتنے مختلف کام .... اور اتنے فاصلوں پر مقام .... اور خبر گیراں صرف ایک .... وہ محبوبِ ذِی الْجَلا لِ وَ الْاِکْرَام عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلاۃِ

وَالسَّلَام ابھی میزان پر آئے ، اعمال تُلوائے ، حَسَنات کے پلّے گراں کرائے .... ابھی صراط پر کھڑے ہیں ، غلام گزر رہے ہیں ، وہ دردناک آواز سے عرض کر رہے ہیں رَبِّ سَلِّمْ رَبِّ سَلِّمْ الٰہی بچالے بچالے .... ابھی حوضِ کوثر پر جلوہ فرما ہیں ، پیاسوں کو وہ شربتِ جانفزا پلا رہے ہیں ، گویا تنِ مُردہ میں جانِ رفتہ واپس لا رہے ہیں۔

انس[1] رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ نے عرض کی یارسول اللہ حضور میری شفاعت فرمائیں .... فرمایا ، میں کرنے والا ہوں .... عرض کی یارسول اللہ اُس روز مَیں حضور کو کہاں تلاش کروں؟......... فرمایا ، سب میں پہلے صراط پر .... عرض کی ، اگر وہاں نہ پاؤں؟ .... فرمایا ، میزان پر .... عرض کی ، وہاں نہ پاؤں؟....... فرمایا ، حوضِ کوثر پر .... کہ اِن تین جگہ سے کہیں نہ جاؤں گا۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَ سَلَّمَ اَبَدًا اٰمِیْن

لِلّٰہ انصاف .... اُن کے احسانوں سے .... جہان میں کسی کے احسان کو .... کچھ نسبت ہوسکتی ہے؟....... پھر کیسا سخت کُفران ہے کہ .... جو اُن کی شان میں بد گوئی کرے .... تمہارے دل میں اُس کی وقعت ، اُس کی محبّت ، اُس کا لحاظ ، اُس کا پاس ، نام کو بھی باقی رہے

ع ببیں کہ از کہ بُریدی وبا کہ پیوستی

[دیکھوتو! کہ تم کس سے اپنا تعلق توڑ رہے ہو ، اور کس سے جوڑ رہے ہو] ــــ **بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلاً**[2] ﴿ظالموں کو کیا ہی بُرا بدل ملا﴾ الٰہی کلمہ گویوں کو سچّا اسلام عطا کر صدقہ اپنے حبیبِ کریم کی وجاہت کا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّم

---

(۱) [پ۱۵ع۱۹سورہ کہف آیت ۵۰] (۲) یہ حدیث جامع ترمذی شریف میں ان سے مروی ہے ۱۲منہ

دیگر مطبوعات نوری دار الافتاء

- حسام الحرمین مع تابش شمشیر حرمین
- اعلام بہ لزوم والتزام
- لمعات نور
- نور ارشاد برائے دفع ظلمت اختلاط
- نوری مقال در امر ہلال
- لمعات برسوالات
- ذیل لمعات مع لمعات برسوالات
- برق اہلسنت بر مطالعہ دیو بندیت
- آفتاب اہلسنت بر ظلمات وہابیت
- تحقیق جمیل در لزوم کفر اسمٰعیل
- تعاقب فلاسفہ (ترجمہ وتحشیہ تہافت الفلاسفہ)
- کشف نوری از کفر کف لسان ادیبی
- درس اسلاف برائے دفع اعتساف
- عقیدۂ اہلِ سنت در شانِ حضراتِ علی و معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
- اقتصاد: در بارہ نیاز خلص عباد بہ بارگاہ بے نیاز
- کشف وحید از حقیقت تقلید مع حجت الٰہیہ بر ظلمات واہیہ
- مسلک اسلاف اہل سنت در بارہ عصمت اجتہاد انبیاء و عظمت اہل بیت وصحابہ علیہم الصلاۃ والسلام والثناء
- ایضاح مقاصد در شرح عقائد

کتاب ملنے کے پتے

- اشہر اکیڈمی، مصطفیٰ شریف خان صاحب، ناگپور مہاراشٹر 9370541312
- مدرسہ جامعہ مغیثیہ رضویہ، احمد نگر، آگر روڈ، اجین، ایم۔ پی 450046 9644015222

ڈاک سے منگوانے کے پتے

- مدنی کتاب گھر ہندوستانی مسجد کے پاس منڈی بازار برہان پور (ایم۔ پی) 7415664638
- جامعہ عائشہ فیضان غریب نواز (مولانا شہزاد رضوی) آزاد نگر اندور (ایم۔ پی) 9907578672
- حسن نوری گونڈوی، امام نورانی مسجد، بیگم باغ کالونی، اجین، ایم۔ پی 8485880123
- عشیر خان، اعجاز نگر، گوٹیا، غلام وارث کی گلی، نیا قبرستان کے سامنے، بریلی شریف، یوپی 7017286540 9105217098

ملنے کے پتے

NOORI DARUL IFTA
Darul Uloom Noori (Noori Nagar)
319,Gadrahwa, Balrampur, U.P. Pin-271201
Mob.:9838599786, www.noori.co.in
E-mail: reza.kashif786@gmail.com

DARUL-QAZA WAL-IFTA
LI-AHLE SUNNAT
WAL JAMA'AT
Meena Bazar, Khairati Road
Kund Pratap Garh, U.P. - 230204, INDIA